صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ یکم اکتوبر 2010ء بمطابق 21 شوال 1431 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

تَبَارَكَ الَّذِی جَعَلَ فِی السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا O وَهُوَ الَّذِی جَعَلَ اللَّيلَ وَالنَّهَارَ خِلفَةً لِّمَن أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَو أَرَادَ شُكُورًا O وَعِبَادُ الرَّحمٰنِ الَّذِينَ يَمشُونَ عَلَى الأَرضِ هَونًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا O وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِم سُجَّدًا وَقِيَامًا۔

(ترجمہ): وہ ذات بہت عالی شان ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس (آسمان) میں ایک چراغ (یعنی آفتاب) اور نورانی چاند بنایا۔ اور وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے بنائے (اور یہ سب کچھ جو دلائل و نعم مذکور ہوئے) اس شخص کے سمجھنے کیلئے ہیں جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہیے۔ اور (حضرت) رحمٰن کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین میں عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ جہالت کی بات چیت کرتے ہیں تو وہ رفع شر کی بات کرتے ہیں۔ اور جو راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام (یعنی نماز) میں لگے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ محترمہ نور سحر صاحبہ۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! دا ډیره اهم او ضروری ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دے 'کوئسچنز آور' نه بعد به جی، بالکل چه تاسو څه وایئ نو هغه به کوؤ خو دا 'کوئسچنز آور' اول دے، 'کوئسچنز آور' اول۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: دا دومره ضروری ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، بالکل جی خو دا ټول هسے هم Lapse کیږی۔

قائد حزب اختلاف: زۀ به جی صرف دوه منټه اخلم، دوه منټه۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ اودریږه۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: خو د 'کوئسچنز آور' نه بعد جی۔

قائد حزب اختلاف: سر! زۀ ډیره ضروری خبره کومه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ما خو تاسو نه مخکښے ټائم اغستے وو۔

جناب سپیکر: بالکل جی خو دا، اکرم خان صاحب! تاسو لږ کښینئ جی۔ تاسو ټول کښینئ لږ، لږ کښینئ۔ د دے 'کوئسچنز آور' خپل یو افادیت دے۔ دا لس شل منټه کښے ختمیږی، بیا ستاسو هاؤس دے چه څنګه ستاسو خوښه وی هغسے ئے چلوئ جی، هم ستاسو په خوښه به چلیږو جی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: Noor Sahar Sahiba. Not present, it lapses. Again Noor Sahar Sahiba. Not present. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

(Laugher)

خو خیر دے، مختصر به خبره کوئ کنه جی۔ سوال نمبر؟

ملک قاسم خان خٹک: کوئسچن نمبر 1050۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1050۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک کے ہسپتالوں تخت نصرتی، لتمبر اور شنوہ گڈی خیل میں نئی آسامیوں کیلئے Schedule of New Expenditures (SNEs) زیر غور ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کرک میں جنگلات کے ڈویژن کے اجراء کیلئے بھی ایس این ایز زیر غور ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ آسامیوں کی منظوری کب تک ہو جائیگی؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر صنعت نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع کرک کے ہسپتالوں تخت نصرتی، لتمبر اور شنوہ گڈی خیل میں آسامیوں کی تخلیق کیلئے ایس این ای زیر غور ہیں۔ چونکہ مذکورہ بالا ہسپتالوں تخت نصرتی اور شنوہ گڈی خیل میں ابھی تعمیراتی کام جاری ہے اور تکمیل کے مراحل سے گزر رہے ہیں، لہذا سند تکمیل (Completion Report) اور سپردگی، حوالگی (Handing/Taking Over) سرٹیفیکیٹ کے اجراء کے بعد ہی نئی آسامیوں پر آئندہ مالی سال میں غور کیا جائے گا۔

(ب) ضلع کرک میں جنگلات کے ڈویژن کے اجراء کیلئے دیگر اور پانچ ایس این ایز کے ہمراہ محکمہ جنگلات نے اپنی چٹھی بحوالہ نمبر No.B&A/09-10/Bud/SNE/Forests/4449 dated 08-04-2009 ایک کیس محکمہ خزانہ کو ضروری کارروائی کیلئے بھیجا چونکہ کیس تاخیر سے موصول ہونے کی وجہ سے کوئی کارروائی نہیں ہو سکی اور اسے مسترد کر دیا گیا۔ مذکورہ بالا چٹھی ملاحظہ کی گئی۔

(ج) (i) ضلع کرک کے باقیماندہ دیہی مراکز صحت بشمول لتمبر میں معیار (Criteria) کی بنیاد پر بقایا آسامیاں مالی سال 2010-11 سے منظور کی گئی ہیں۔

(ii) محکمہ جنگلات کے ایس این ایز کی منظوری نہیں ہوئی جس کی وجہ سے مجوزہ پوسٹیں بجٹ 2010-11 میں شامل نہیں کی گئیں۔

جناب سپیکر: جی څه بل سوال پکښے شته جی؟

ملک قاسم خان خٹک: جی بالکل۔ سوال مے دا دے چه باوجود د دے چه د هغے هسپتالونو وزټ او هر شے کمپلیټ دے، بلډنگونه خرابیږی۔ د تخت نصرتی

هسپتال ویکینسئ اوشوے او د لتمبر شنوه گړی خیل Still پینډنگ دی۔ دوئ سره چه کوم دے لوئے بلډنگ دے جی او هسپتالونو کښے اوسه پورے او زهٔ دا ریکویسټ کوم چه دے تخت نصرتی کښے فوری طور باندے پوسټنگ اوشی۔ سر، ښکلی ښکلی هسپتالونه دی خو بلډنگ ئے تباه کیږی او خرونه پکښے ګرځی۔

جناب سپیکر: جی۔ احمد حسین شاہ صاحب! On behalf of Health Minister معزز رکن کو جواب دے دیں۔ ایس این ای وائی تاسو نه ده لیږلے، دستخط نه ده، که څه شوی دی؟ دا پوسټونه غواړی۔ وہ پوسٹیں مانگ رہا ہے جی۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب سپیکر، معزز رکن جناب ملک قاسم صاحب نے جو سوال کیا ہے، اس میں ان کے ہسپتالوں کے جو معاملات ہیں، ان کے ایس این ایز Approve ہو چکے ہیں۔ اس میں صرف ابھی اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے جتنے ہسپتال بنے ہوئے ہیں، ان کی Handing, taking over ہو جائیگی تو پھر ان کے آرڈرز جاری کئے جائیں گے اور ملک قاسم صاحب یا علاقے کے جو باقی ایم پی ایز ہیں تو ان کی مشاورت کے ساتھ اور میرٹ کے مطابق آرڈرز جاری کئے جائیں گے۔ دوسرا جو انہوں نے جنگلات کے بارے میں بات کی ہے تو جب ایس این ایز کو Approve کرنے کا وقت تھا تو اس وقت جنگلات کے ایس این ایز Delay ہوئے اور وہ ایس این ایز فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں آ سکے۔ اب جو اگلا مالی سال ہے تو اس میں یہ ایس این ایز Approve کئے جائیں گے اور پھر اس کے مطابق ان کی بھرتیاں کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب! مطمئن شوئ؟

ملک قاسم خان خٹک: نه جی۔ د دے جنګلات خبره دوئ اوکړه واجد علی خان ما ته هغه بله ورځ چه کوم دے دلته کښے پخپله وئیلی دی، اوس بیا دوئ اووئیل۔ که چرے منسټر وئیلے چه مونږ به سمری Move کړو، دا په ټائم خو نه وی جی، دا خو یو حق خبره ده او په هر ټائم باندے، اوس چه دا څنګه د لتمبر هسپتال او د شنوه گړی خیل هاسپټل ایس این ایز ټولے روانے دی نو داسے د جنګلات، ضلع جی په 1982ء کښے جوړه ده او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ښه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: نو مونږ دا ریکویسټ کوؤ چه په فلور باندے د منسټر صاحب کمټمنټ اوکړی چه بیا دا سے ، ایس این ایز هلته کښے پینډنگ دی چه واپس ئے رااوغواړی او مونږ ته د جنګلات د ډویژن اجراء د اوشی جناب والا۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ میاں نثار ګل صاحب، ضمنی کوئسچن، میاں نثار ګل صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر، ملک قاسم صاحب کا جو سوال ہے ضلع کرک میں جنگلات کے ڈویژن کے اجراء کیلئے تو سر، بات یہ ہے کہ ضلع کرک 1983ء میں ضلع بنا ہوا ہے اور ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ تین ڈویژن ہمارے ساتھ نہیں آئے اور معدنیات سے ضلع بھرا ہوا ہے۔ ہمارے ساتھ معدنیات کا کوئی بھی ڈویژن نہیں ہے، جنگلات کا بھی نہیں ہے سر، اسی طرح ہمارے اگر کوئی کام ہوتے ہیں تو ہمارے سارے لوگ کوہاٹ کی طرف آتے ہیں۔ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میرے خیال میں تقریباً ہر دفعہ یہی جواب دیا جاتا ہے کہ ایس این ایز لیٹ ہوئے ہیں۔ کوئی تسلی بخش سا جواب دیا جائے کہ ضلع کرک جو پہاڑوں میں گرا ہوا علاقہ ہے، جس میں بہت سے ڈیمز بنے ہوئے ہیں اور سر، ایک اور بات ہے کہ ضلع کرک کیلئے جنگلات کا ڈویژن اس لئے بہت ضروری ہے کہ گیس کی ساری کمپنیاں اب ضلع کرک آئی ہوئی ہیں اور وہ ماحول کو خراب کر رہی ہیں۔ اس ماحول کے خراب ہونے کی وجہ سے ہمیں جتنا جلد ہو، اپنا ڈویژن دیا جائے اس لئے کہ ہمارے جنگلات تباہ ہو رہے ہیں۔ سر، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں منسٹر صاحب ایک تسلی بخش جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، احمد حسین شاہ صاحب۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): سر، فنانس کا جو کام ہے، وہ ٹیکنیکل Matters کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور Financial matters سے تعلق رکھتا ہے اور محکموں سے جو ڈیمانڈز آتے ہیں تو ان محکموں کے ڈیمانڈز کے مطابق، کیونکہ فنانس ڈویژن ڈائریکٹ ایم پی ایز یا ڈائریکٹ علاقے کے نمائندوں کی باتوں کو نہیں لیتا بلکہ ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے جو ڈیمانڈز آتے ہیں تو ان کو لیا جاتا ہے۔ جنگلات کے جو ایس این ایز Delay ہوئے ہیں تو اس میں دسمبر سے لیکر مارچ تک کے ٹائم سے فنانس نے سارے محکموں کو Well in time inform کیا ہوا تھا کہ جن جن محکموں کے ایس این ایز آئیں گے، ان کو اگلے مالی سال کیلئے Consider کیا جائے گا جس میں جنگلات کے یہ ایس این ایز نہیں آ سکے لیکن اس

میں چونکہ ایک مسئلہ تو ہے علاقے کا تو میں اپنے معزز ارکان سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو Approach کریں Via چیف منسٹر صاحب۔ چیف منسٹر صاحب کے تھرو وہ آئیں اور ان کے ایس این ایز کو Consider کیا جائے، ان کو دوبارہ فنانس کے اندر لے کر جائیں، اگر وہ فنانشل رولز کے مطابق ممکن ہوا، Otherwise پھر اگلے مالی سال ہی کے اندر کیا جائے گا کیونکہ یہ According to rule اسی طرح ہے اور جو ڈویژن کی بات آپ نے کی ہے، اس میں بھی آپ کا ایک Genuine problem ہے تو اس کو بھی آپ گورنمنٹ کے تھرو اگر اپنی سمریز لے کر آئینگے تو فنانس ڈویژن اس کو ضرور Consider کرے گا۔

Mr. Speaker: Malik Badshah Salih Sahib, Question No. 1187. Not present. Mehmood Alam Sahib. Not present. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, دویم کوئسچن نمبر څه دے جی؟

ملک قاسم خان خٹک: 965۔

جناب سپیکر: جی۔

* 965۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں یونیورسٹی کے قیام کیلئے صوبائی اسمبلی نے متفقہ قرارداد منظور کی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ قرارداد کی روشنی میں یونیورسٹی کے قیام کے بارے میں اب تک کوئی پیش رفت کی ہے یا اس ضمن میں کب تک یونیورسٹی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم) (جواب وزیر صنعت و حرفت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ کوہاٹ یونیورسٹی برائے سائنس و ٹیکنالوجی کی انتظامیہ نے ضلع کرک میں کوہاٹ یونیورسٹی کے ذیلی کیمپس کے قیام کیلئے پی سی ون منظوری کیلئے ہائر ایجوکمیشن اسلام آباد کو بھجوایا ہے جس کی منظوری اور موزوں قطعہ اراضی / عمارت کے انتخاب کے بعد کیمپس کے ترقیاتی کام پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔ اسی سلسلے میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کو

12-04-2010 کو ایک مراسلہ بھی بھیجا ہے جس میں مذکورہ کیمپس کے قیام کی کارروائی کو تیز کرنے کی درخواست کی ہے۔ مراسلہ ملاحظہ کیا گیا۔

جناب سپیکر: د دے نه خو به مطمئن یئ جی خا مخا۔

ملک قاسم خان خٹک: نه جی۔

جناب سپیکر: نه ئے مطمئن؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! ډیره د افسوس خبره ده چه په موجوده حالات کښے چه تعلیم څومره ترقی کړے ده او ضلع کرک په تعلیمی لحاظ سره، دا نیلام گھر کښے کوئسچن دے د طارق عزیز چه ضلع کرک په تعلیمی ریشو کښے په ټول پاکستان کښے ډیره هائی ده او زمونږ د خپلے حلقے نه Thousand graduates yearly فارغیږی جی۔ دے اسمبلئ متفقه قرارداد پاس کړے دے او بیا مونږ، میاں نثار گل صاحب او ایم این اے صاحب په کرک کښے میټنگ اوکړو، بلډنگ Available دے جی او تر اوسه پورے څه وجه ده چه په هغے باندے چه کوم دے یونیورسټی پکار دا ده چه فوراً سټارټ شی او د دے هاؤس بے عزتی ده چه دومره متفقه قرارداد او هغے کښے ئے دا لیکلی دی چه "صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت سے سفارش کی جاتی ہے"، نو جی تهٔ د دے هاؤس کسټوډین ئے او تاسو ته مے ریکویسټ دے چه دے هاؤس دا کوم قرارداد پاس کړے دے، دے ته د زر تر زره عملی شکل ورکړے شی او کرک کښے د د دے اجراء اوشی۔ چترال کښے یونیورسټی شته او کرک کښے یونیورسټی نشته جی، دا څومره ظلم دے سر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر صاحب، احمد حسین شاہ۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): سر، ملک صاحب کے جو بھی معاملات ہیں اور Definitely ان کی ساری باتیں درست ہیں اور ان کے علاقے کے مطابق چیزیں ہونی چاہئیں لیکن اس کیلئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ Proper summary کی صورت میں اگر گورنمنٹ کے پاس یہ چیزیں آئینگی تو پھر ان کے اوپر Decision ہو سکے گا، اس طرح سے میرے خیال میں اسمبلی میں کوئی کمٹمنٹ نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب، محمد جاوید عباسی صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سر! زۂ پرے یو خبره او کړمه؟

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: ډیره ضروری خبره ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کسی اور موشن پر آجائیں تو بالکل دو گھنٹے بولیں، سوال پر بس اتنا ہی ہوتا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر! یہ کوسچن نمبر ہے 1002۔

جناب سپیکر: جی، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی، کوسچن نمبر ہے 1002۔

* 1002۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے پچھلے دو سالوں کے دوران ہزارہ یونیورسٹی میں بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی میں بھرتی کے دوران مقامی لوگوں کو نظر انداز کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو اضافی چارج بھی دیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ہزارہ یونیورسٹی میں گزشتہ دو سالوں کے دوران بھرتی شدہ افراد کی تعداد، کن کن پوسٹوں پر تعیناتی کی گئی اور بھرتی شدہ افراد کن کن اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ہزارہ یونیورسٹی میں بھرتی کرتے وقت مقامی افراد کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ یونیورسٹی میں وائس چانسلر کب سے تعینات ہیں، کیا وہ کسی اور یونیورسٹی میں بھی کام کر رہا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم) (جواب وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) (i) ہزارہ یونیورسٹی میں دو سالوں کے دوران بھرتی شدہ افراد کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی جو کہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(ii) یہ درست نہیں ہے۔

(iii) ہزارہ یونیورسٹی میں وائس چانسلر ڈاکٹر احسان علی کی تعیناتی کا دورانیہ 20-05-2006 سے 09-02-2010 ہے۔ مذکورہ وائس چانسلر کو 21 مارچ 2009ء کو عبدالولی خان یونیورسٹی مردان کا وائس چانسلر تعینات کرتے ہوئے اسے مورخہ 21-03-2009 تا 04-02-2010 ہزارہ یونیورسٹی کے معاملات چلانے کیلئے وائس چانسلر ہزارہ یونیورسٹی کا اضافی چارج بھی سونپ دیا گیا تھا۔ اب مورخہ 09-02-2010 سے ہزارہ یونیورسٹی کیلئے کل وقتی وائس چانسلر کا تقرر کیا گیا ہے جس نے باقاعدہ کام شروع کیا ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any supplementary?

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، دو باتوں کیلئے میں نے یہاں یہ کوسچن Raise کیا تھا اور پوچھا تھا کہ یہ وائس چانسلر جو ہزارہ یونیورسٹی کے ہیں تو یہ دوسری یونیورسٹیوں میں بھی ہیں۔ تقریباً ایک سال تک وہ وائس چانسلر ہزارہ یونیورسٹی بھی رہے ہیں اور مردان یونیورسٹی بھی رہے ہیں تو میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ یہاں ہمارے ہاں کیا اور لوگوں کی کمی ہے کہ ایک وائس چانسلر جس کا ایک کیمپس مردان اور دوسرا ہزارہ میں ہے اور ایک سال سے وہاں اور یہاں کام کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، اس سے بھی زیادہ دلچسپ بات جو آگے انہی کے جواب میں ہے، انہوں نے جواب دیا ہے، یہ جو ڈیٹیل آئی ہے، اس کا پیج نمبر تین جناب سپیکر، اگر آپ نکال لیں تو میں نے ان سے کہا تھا کہ جو سٹاف آپ نے بھرتی کیا ہے، انہوں نے Almost تین ساڑھے تین سو سے زیادہ سٹاف بھرتی کیا ہے، جناب سپیکر، ہمارے درمیان یہ ایک طے شدہ بات تھی کہ کلاس فور، نائب قاصد، ڈرائیورز اور جو چھوٹا سٹاف ہوگا تو وہ مقامی ہوگا مگر جناب سپیکر، صرف چارسدہ سے چھیالیس آدمی چھوٹے سٹاف کے لا کے رکھے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، مفتی کفایت اللہ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہوں تو خفا نہ ہوں، الحمدللہ پورے پاکستان میں علمائے کرام، مفتی صاحبان اور امام مسجد مانسہرہ، بٹگرام اور کوہستان سے جاتے ہیں لیکن پہلی دفعہ چارسدہ سے تین امام مسجد اور دو مؤذن بھی یہاں سے ہزارہ یونیورسٹی میں بھیجے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ بھی ہمارے ساتھ ایک بڑی دلچسپ بات ہے تو یہ ہم صرف اتنا یاد دلانا چاہتے تھے کہ کوئی Criteria تو آپ رکھیں، ایک آدمی کو آپ نے اسلئے وہاں بٹھایا ہوا ہے، ایک سال آپ نے اس کو Dual charge دے رکھا ہے کہ سارے لوگوں کو یہاں سے لے جا رہا ہے اور وہاں اپوائنٹ کرتا ہے تو جناب سپیکر، میری Humble request ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس میں اور کتنی Irregularities ہیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو سکے۔ ایک

انڈر سٹینڈ نگ جو حکومت اور ہمارے درمیان تھی کہ ہم ایسا کام نہیں کرینگے اور یہ آدمی کس طرح بھرتی کئے گئے ہیں جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میں ذرا اس کا واقعاتی پہلو بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو فہرست دی ہے، ضمنی سوال میں کہ اتفاق کی بات ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی وہاں پر واقع ہے جو علاقہ ہمارے حلقے میں آتا ہے یا جہاں سے میں نمائندہ ہوں تو میں تو قطعاً یہ بات نہیں کروں گا، میں اس کو خیانت سمجھتا ہوں کہ وہ چیز جس میں میرٹ ہوتا ہے یا اس میں کوئی Qualification ہے، وہ ہمارے کہنے پر دے دی جائے، یہ تو گناہ ہے اور میں ایسا نہیں کہونگا لیکن جو کلاس فور ہے اور جس کا میرٹ یہ ہے کہ وہ تندرست ہو اور یہ کہ وہ کچھ چیزیں اٹھا سکتا ہو یا وہاں مالی ہے، وہاں پر چوکیدار اور گارڈ ہے تو اس کے اندر اگر وہ ہماری عزت رکھیں تو یہ تو بری بات تو نہیں ہے۔ یہ میں آپ کے توسط سے گزارش کرونگا کہ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں، ہم فون کرتے ہیں اور ان کا اگر کوئی Honour ہو جائے تو ذرا اچھا ہو گا۔

Mr. Speaker: Ji, Janab honourable Minister for Education, please.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں عباسی صاحب کے مسئلے کے بارے میں بات کرونگا۔ میرے خیال میں جس مسئلے کی طرف عباسی صاحب نے اشارہ کیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر میں مثال دے دوں کہ ہماری پشاور یونیورسٹی ہے، انجینئرنگ یونیورسٹی ہے، میڈیکل کالج ہے یا اسلامیہ کالج ہے اور یہاں پر اگر ہم دیکھیں تو ہرگز ایسا نہیں ہے کہ سب بندوں کو پشاور سے لیا گیا ہے، یہ تو سارے خیبر پختونخوا میں چوبیس اضلاع ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو یونیورسٹیاں ہیں یا اتنے بڑے بڑے ادارے ہیں تو یہ سارے صوبے کے ادارے ہیں اور صوبے کے کسی بھی حصے سے کسی بھی پوسٹ کیلئے کسی آدمی کو نامزد کرنا میرے خیال میں یہی میرٹ ہے۔ اگر صوبے سے باہر کسی کو لیا گیا ہو تو پھر بے شک اس پر اعتراض کیا جا سکتا ہے لیکن یہ اشارہ دینا کہ ایک مخصوص علاقے کو نظر انداز کیا گیا ہے یا اس کو Ignore کیا گیا ہے تو سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ بہر حال پشاور میں بھی ہری پور کے لوگ ہیں، مانسہرہ کے لوگ ہیں، ایبٹ آباد کے لوگ ہیں، کوہستان کے لوگ ہیں، بٹگرام کے لوگ ہیں اور اسی طرح ہزارہ یونیورسٹی میں بھی انہیں اضلاع کے لوگ بھی ہیں، چارسدہ کے لوگ بھی ہیں، بنوں کے لوگ بھی ہیں اور جتنے بھی اضلاع ہیں تو وہاں پر Accommodate ہو گئے ہیں۔ سپیکر صاحب، تھینک یو۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات کی آئینی طور پر تائید کرتا ہوں جو آج منسٹر صاحب نے کی ہے کہ ہمارا صوبہ ہے، جتنے پروفیسرز صاحبان، لیکچررز صاحبان جو گریڈ 18 سے یا 17 سے اوپر پورے صوبے سے لیں گے، ہمیں کوئی انکار نہیں ہے، ہمارے لوگ بھی آتے ہیں، یہ بالکل انہوں نے ٹھیک کہا ہے لیکن ایک مسلمہ اصول انہوں نے خود مرتب کیا تھا کہ اگر کلاس فور، ڈرائیورز یا یہ پوسٹیں ہونگی تو یہ مقامی لوگوں کو ہم کہیں گے۔ ہمارے کہنے کا کہیں بھی یہ مقصد نہیں ہے، ہمارے لوگ مردان یونیورسٹی میں بھی گئے ہونگے لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ کلاس فور کے لوگ تھے، اگر مقامی لوگوں کو ترجیح دی جاتی تو یہ اچھی بات ہوتی، لہذا جناب سپیکر، میں اسی سوال میں یہ بھی ثابت کر سکتا ہوں کہ ہمارے صوبے سے باہر سے بھی لوگ رکھے گئے ہیں، میں اس پہ ابھی Contest نہیں کر رہا اور نہ اسی لسٹ میں اگر آپ دیکھ لیں تو میں ثابت کر سکتا ہوں کہ اس صوبے کے باہر سے بھی لوگ رکھے گئے ہیں لیکن میں نے تو مثال کے طور پر کہا کہ ایک اصول آپ نے خود مرتب کیا ہے تو مہربانی کر کے یہ کمیٹی کو حوالہ ہونا چاہیئے، اگر یہ اصول نہیں مرتب ہوتے تو ہمیں اس کا بھی کوئی انکار نہیں ہے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ کمیٹی کو چاہتے ہیں۔ جی نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، چونکہ جاوید عباسی صاحب کا یہ کوئسچن بہت اہم ہے اور اس میں Already گورنمنٹ ان کے ساتھ، تمام ایم پی ایز کے ساتھ Agree کر چکی ہے کہ انہیں کے علاقوں سے جہاں سے کہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں اسی ضمنی کوئسچن کے حوالے سے کہ ایک کلاس فور آدمی جو بنوں سے آتا ہے، ٹل سے آتا ہے یا وہاں سے ان کو اپوائنٹ کیا جاتا ہے تو اس کی کتنی تنخواہ ہوتی ہے یا چارسدہ اور مردان سے تو اس کی کتنی تنخواہ ہوتی ہے کہ وہ کسی اور جگہ پر جا کر اپنے فیملی کو بھی Accommodate کر سکے اور خود بھی اپنا خرچہ برداشت کر سکے؟ جناب سپیکر صاحب، جاوید عباسی صاحب نے یہ جو کوئسچن Raise کیا ہے، یہ بہت Important ہے اور اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جانا چاہیئے تاکہ سارا کچھ پتہ چل سکے۔

جناب سپیکر: جی، سردار بابک صاحب۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دیکھیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 'ہمارا' اور 'تمہارا' لفظ ہے کہ ہمارے لوگ اور تمہارے لوگ تو یہ بڑا خطرناک لفظ ہے۔ میں ریکویسٹ کرونگا کہ اسی لفظ سے

اجتناب کیا جائے۔ دیکھیں ہم سارے ایک صوبے کے لوگ ہیں، عباسی صاحب بار بار یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے لوگ اور تمہارے لوگ، Very sorry to say۔

جناب محمد جاوید عباسی: بونیر میں کوئی یونیورسٹی یا کالج بنایا جائے تو منسٹر صاحب کو وہاں پر ترجیح ملنی چاہیئے۔ میں نے یہ ایک اصولی بات کی اور میں نے اپنی ذات کے بارے میں نہیں کہا اور اگر یہ اصول آج آپ توڑنا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے جناب سپیکر، جو فیصلہ ہاؤس کر دے۔

جناب سپیکر: تو ابھی کیا کمیٹی کے-----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who against it may say ‘No’.

Voices: No.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up before their seats.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: In favour twelve. Now those who are against it may stand up. Count down.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Against twenty three.

(Applauses)

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: Twenty three; the ‘Noes’ have it. The motion is dropped. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, not present. Ateef ur rehman Sahib, Ateef ur rehman Khan. Question No. ji?

جناب عطیف الرحمان: سوال نمبر 1101 دے۔ جناب سپیکر، ما د دے پہ بارہ کبنے د منسٹر صاحب سرہ خبرہ کڑے دہ او زۂ وایم چہ ھغہ پہ موقع باندے وی او د ھغہ د وړاندے دا خبرہ ډسکس شوے وے نو ښہ بہ وہ۔ Kindly دا تاسو پینډنگ اوساتئ، Next بہ بیا پہ ھغے کبنے کہ خیر وی-----

جناب سپیکر: منسٹر نشتہ د دے؟

جناب عطیف الرحمان: نه جی، هغه نشته محمود زیب صاحب۔

جناب سپیکر: محمود زیب دا څه دے۔

* 1101۔جناب عطیف الرحمان: کیاوزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ فنی تعلیم وافرادی قوت کے ملازمین کے سروس رولز میں وسیع پیمانے پر ترامیم کی جارہی ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مجوزہ ترامیم میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز BPS-19اور پروفیسرز-BPS 20کے عہدوں پر ترقی کیلئے بالترتیب دواور چار ریسرچ پیپرز لازمی قرار دیئے جارہے ہیں;

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ حکومت نے فنی تعلیمی اداروں میں ریسرچ کیلئے ضروری سہولیات (لیبارٹریز،لائبریری اور سکالرشپ)مفت فراہم نہیں کی ہیں;

(د) آیایہ بھی درست ہے کہ دیگر صوبائی تعلیمی محکمہ جات میں گریڈ 19 اور 20 پر ترقی کیلئے مذکورہ شرائط عائد نہیں ہیں;

(ہ) آیایہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب اور سندھ کے محکمہ فنی تعلیمات میں مذکورہ آسامیوں پر ترقی کیلئے مذکورہ شرائط لازمی قرار نہیں دی گئی ہیں;

(و) اگر(الف)تا(ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ فنی تعلیم وافردی قوت صوبہ خیبرپختونخوامیں سرکاری ملازمین کی ترقی کیلئے کیوں سخت شرائط لازمی قرار دی جارہی ہیں;

(ii) صوبے کے غریب عوام اور معماران قوم کے ساتھ امتیازی سلوک کیوں کیا جارہا ہے جس کی وجہ سے اس پسماندہ صوبے میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کا مستقبل مخدوش ہونے کا خدشہ ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم): (الف) صوبائی سروس ٹریبونل کے حکم کے مطابق سروس رولز میں ترامیم کی جارہی ہیں تاکہ ادغام کئے گئے ڈائریکٹوریٹ کے ملازمین کیلئے یکساں سروس سٹرکچر بنایا جاسکے اور ڈائریکٹوریٹ کے مختلف Streams ملازمین کے مفادات اور حقوق کو تحفظ دیا جاسکے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔ صوبائی سلیکشن بورڈ (پی ایس بی) کے آرڈر کے مطابق ایسوسی ایٹ پروفیسرز BPS-19 اور پروفیسرز BPS-20 کے عہدوں پر ترقی دینے کیلئے بالترتیب دو اور چار ریسرچ پیپرز لازمی قرار دیئے جاچکے ہیں تاکہ تدریسی عملہ کو سلیبس کی ضرورت کے مطابق لایا جاسکے۔

(ج) صوبائی اور وفاقی حکومت کے اداروں میں ضروری سہولیات موجود ہیں، اس کے علاوہ تدریسی عملہ کو سالانہ حساب سے بیرونی ٹریننگ پر بھی بھیجا جارہا ہے۔ مزید برآں صوبائی حکومت نے ٹیکنیکل یونیورسٹی قائم کرنے کیلئے ترقیاتی بجٹ میں کافی فنڈز مختص کئے ہیں جس میں ریسرچ پروگرام کا مکمل پیکج شامل ہوگا۔

(د) دیگر صوبائی تعلیمی محکمہ جات خصوصاً ہائر ایجوکیشن اور یونیورسٹی کے اساتذہ کیلئے گریڈ 19 اور 20 میں ترقی کیلئے ایسی ہی شرط عائد کی گئی ہے۔

(ہ) نیوٹیک ملک بھر کے TEVT اساتذہ کیلئے یکساں کوالیفیکیشن فریم ورک بنا رہا ہے جو کہ سارے ملک میں یکساں طور پر نافذالعمل ہوگا۔ صوبائی حکومت کی تجویز کردہ سروس سٹرکچر نیوٹیک کے کوالیفیکیشن فریم ورک کے عین مطابق ہے۔

(و) چونکہ کالجز آف ٹیکنالوجیز اور مینجمنٹ سائنسز کالجز میں بیچلر اور ماسٹر لیول کے کورسز پڑھائے جارہے ہیں اسلئے یہ اقدام سلیبس کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اٹھایا گیا ہے ورنہ ہمارے بچوں کا تعلیمی معیار دوسرے صوبوں اور بیرونی ممالک کے مقابلے میں بہت کمزور ہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جناب دیکښے کوئسچن څه شته؟ سپلیمنټری، سپلیمنټری پکښے شته جی؟

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> سپلیمنټری په دیکښے دا دے چه دا کوم اخری جواب دوئ ورکړے دے چه یره په دیکښے د ماسټر لیول کوم کسان دی، زمونږ د صوبے نه بهر دا خلق ځی او دلته کښے په دے باندے دا شرائط چه کوم دی دا ډیر سخت دی نو که په دیکښے د دوئ د پاره دوئ څه Relaxation اوکړی، دا به مهربانی وی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب، محمود زیب صاحب۔

<u>جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم):</u> دا هغه سروس رولز والا مسئله ده؟ هغه سروس رولز والا دغه دے که کوم یو۔۔۔۔

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> هغه سوال دے، 1101 نمبر سوال زما راغلے دے کنه۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: دوئ دا وائی جی، دا کوم چه کالجونو کښے انیس یا بیس گریډ د پاره کوم پوسټونه وو جی، د هغے د پاره دوئ دا لیکلی دی چه دوئ به ایم ایس یا لږ ریسرچ بک لیکی د هغے د پاره جی دا د ټول هائر ایجوکیشن د پاره دی او د دوئ د پاره هم دی، نو د پروموشن د پاره دوئ دا یو دغه ایښودے وو چه پروموشن به داسے نه کیږی، چه چا ریسرچ بک اولیکلو نو هغوی ته به پروموشن ملاویږی۔

جناب سپیکر: جی محمود زیب خان! ستاسو دا منسټری نن دے څیز ته دومره اهمیت نه ورکوی خو دا ټیکنیکل ایجوکیشن چه نن د دے وخت سره څومره ضروری دے کنه، دومره زمونږ دا نور ایجوکیشن ضروری نه دے، نو دا خو دے ممبر صاحب پوائنټ آؤټ کړه، دے ته کافی توجه ورکړئ، دا بغیر د دے نه نه کیږی۔ تاسو پوره Importance ورکړئ بلکه د کیبنټ ټول مسنټر صاحبانو ته زۀ وایم چه په ټولو صوبو کښے د دے ایجوکیشن ډیر اهمیت دے، زمونږ صوبه کښے چه ډیر ضرورت دے نو مونږ ورته کم اهمیت ورکوؤ، مهربانی اوکړئ او دے له خامخا توجه ورکړئ۔ جناب عطیف الرحمان خان، بل سوال جی۔

جناب عطیف الرحمان: مطمئن یمه جی، دا صحیح دے۔

جناب سپیکر: ښه جی، تهینک یو۔ دا بل، Again ستا کوئسچن دے جی۔

جناب عطیف الرحمان: گیارہ سودو۔

جناب سپیکر: گیارہ سو؟

جناب عطیف الرحمان: گیارہ سودو۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1102۔ جناب عطیف الرحمان: کیا وزیر صنعت، حرفت وفنی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ فنی تعلیم وافرادی قوت میں 'ری سٹرکچرنگ' کے نام پر بورڈ بنایا جارہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مجوزہ بورڈ میں نظامت فنی تعلیم میں چار ڈائریکٹرز بنیادی پے سکیل 19 کی آسامیاں بھی پیدا کی جارہی ہیں جس پر سالانہ لاکھوں روپے خرچ ہونگے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مجوزہ بورڈ میں ماتحت اداروں کے کروڑوں روپے ٹرانسفر ہونگے ;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر فنی تعلیم وافرادی قوت کے حکم پر ہر سرکاری ادارے سے چالیس فیصد بجٹ / فنڈڈائریکٹوریٹ کے اکاؤنٹ میں غیر قانونی طور پر ٹرانسفر ہوا ہے جس کا تخمینہ کروڑوں میں ہے ;

(ہ) آیا یہ بھی درست ہے کہ مجوزہ بورڈ کا سربراہ چیئرمین وزیر فنی تعلیم و افرادی قوت ہوگا جو کہ سرکاری ملازم نہیں ہے ;

(و) آیا یہ بھی درست ہے کہ مجوزہ بورڈ کیلئے سٹیک ہولڈرز سے کوئی مشاورت نہیں کی گئی ;

(ز) اگر (الف) تا (و) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت کا یہ اقدام سرکاری ملازمین کے ساتھ زیادتی کے مترادف نہیں، تفصیل فراہم کی جائے ؟

<u>جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم):</u> (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ فنی تعلیم و افرادی قوت کو بین الاقوامی معیار پر لانے کیلئے ملکی سطح پر فنی تعلیم و افرادی قوت و تربیت میں اصلاحات کئے جارہے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی دوسرے صوبوں کی طرح TEVT سسٹم میں ری سٹرکچرنگ کا عمل جاری ہے تاکہ ملکی سطح پر TEVT سسٹم میں یکسانیت پیدا کی جائے۔

(ب) TEVT سسٹم کو بہتر بنانے کیلئے کچھ ضروری آسامیاں پیدا کی جائیں گی جس پر سالانہ خرچہ اس کی افادیت کے مقابلے میں بہت کم ہوگا۔

(ج) بورڈ سیکنڈ شفٹ پروگرام کو صحیح خطوط پر استوار کر کے اس کی آمدنی کا کچھ حصہ ان اداروں میں ترقیاتی کاموں کیلئے مختص کرے گا تاکہ صوبائی حکومت کے مالیاتی بوجھ کو کم کیا جاسکے۔

(د) نظامت فنی تعلیم کے ماتحت اداروں میں شبینہ کلاسز ہیں جو کہ سیلف فنانس سکیم کے تحت کام کر رہے ہیں، اس کی مد میں رقوم جمع کی جارہی ہیں اور اسے صحیح طریقے سے استعمال میں لانے کیلئے ایک مربوط سسٹم کا اجراء کیا گیا ہے جس کے تحت فروغ تعلیم کیلئے مختلف تجاویز زیر غور ہیں۔

(ہ) قانونی طور پر بورڈ کی چیئرمین شپ کیلئے سرکاری ملازم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

(و) بورڈ کے قیام کیلئے تمام سٹیک ہولڈرز سے بھرپور مشاورت کی گئی ہے، اس سلسلے میں صوبائی اسمبلی پہلے سے قانون منظور کر چکی ہے۔

(ز) صوبائی حکومت کا یہ اقدام عوام کی بہتری کیلئے ہے، نیز اس میں سرکاری ملازمین کے مفادات اور حقوق کو مکمل تحفظ شامل ہے۔

جناب عطیف الرحمان: مطمئن یمه جی۔

جناب سپیکر: مطمئن یے ترے ؟

جناب عطیف الرحمان: او جی۔

جناب سپیکر: شکر دے۔ محترمه مسرت شفیع صاحبه، سوال نمبر ؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جی زما دا کوئسچن نمبر 1103 دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1103۔ محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیاوزیر صنعت، حرفت وفنی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ بی ٹیک انجینئرز ایسوسی ایشن گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کوہاٹ کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کی اپ گریڈیشن کے بعد اس کو ضروری سٹاف مہیا نہیں کیا گیا؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ ایسوسی ایٹ پروفیسر بنیادی پے سکیل 19 کی سات منظور شدہ آسامیوں میں سے پانچ آسامیوں پر سٹاف تعینات کیا گیا ہے جبکہ دو آسامیاں خالی ہیں؛

(د) آیایہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ پروفیسر بنیادی پے سکیل 18 کی چودہ آسامیوں میں سے ایک آسامی پر تعیناتی کی گئی ہے اور تیرہ آسامیاں تاحال خالی ہیں؛

(ہ) آیایہ بھی درست ہے کہ بنیادی پے سکیل 17 کی بارہ منظور شدہ آسامیوں میں سے چار آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں جبکہ اٹھ تاحال خالی ہیں؛

(و) اگر (الف) تا (ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ خالی آسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ کوہاٹ کے طلباء کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچایا جاسکے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم): (الف) یہ درست نہیں ہے۔اس قسم کی ایسوسی ایشن کا قیام کالج کی سطح پر نہیں بلکہ باقاعدہ الیکشن کے بعد صوبائی سطح پر کیا جاتا ہے۔

(ب) ضروری سٹاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے کام جاری ہے جس میں خالی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے پبلک سروس کمیشن کے نامزدہ کردہ امیدواروں کا عمل جاری ہے، نیز جو آسامیاں محکمانہ ترقی کیلئے مختص ہیں، اس کیلئے بھی ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ فی الحال مذکورہ کالج میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کی صرف ایک آسامی خالی ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔ مذکورہ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسرز کی انیس آسامیاں خالی ہیں جن کو پُر کرنے کیلئے قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی پوری کی جارہی ہے۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے۔ موجودہ پوزیشن کے مطابق کالج ہذا میں بنیادی پے سکیل 17 کی سات آسامیاں خالی ہیں، ان میں تین آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے پبلک سروس کمیشن کے نامزدکردہ امیدواروں کی تعیناتی کی جارہی ہے۔

(و) اس سوال کا جواب پہلے ہی جز (ب) اور (د) میں دیا جا چکا ہے۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دیکبنے جی چه دا کوم جوابونه ما ته ملاؤ دی، دیکبنے حصه (ب)، (ج)، (د)، (ہ) او (و) دی۔ د دے نه زۂ مطمئنه نه یمه، تفصیل ورکبنے نشته جی او چه کوم فګرز ئے ښودلی دی، دغه سلسله کښے ئے زۂ نه یم مطمئنه کړی۔ چرته کښے تیره پوسټونه خالی دی، چرته کښے اتھ پوسټونه خالی دی نو د دے کالج کھلاولو یا د دے کلاسونو شروع کولو ضرورت څه وو چه سټاف کښے یو ټیچر پکښے موجود دے؟ د دے تفصیل د جی مونږ ته راکړی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب، محمود زیب خان۔

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم): مونږ به جی د ایم پی اے صاحبه سره کښینو او تفصیل به دوئ ته ورکړو جی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: نه جی، زۂ خو دا غواړم چه پوسټونه د مونږ له راکړی۔ ایک ایک، دودو ٹیچرز پر پورا ادارہ چل رہا ہے، یہ تو بالکل سراسر زیادتی ہے جی۔

جناب سپیکر: دا تاسو ته به ما یو Relaxation درکولو چه چیمبر ته به مے راا وغوښتئ خو تاسو اکثر Skip کوئ، هغه بله ورځ هم ما دغسے یو رولنګ درکړو او سردار بابک صاحب وو، یو بل خوک وو، کوم یو زمونږ آنریبل ممبر

وو؟ عطیف الرحمان او دواړه رانغلل او په دے باندے سخت، دا ښه خبره نه ده جی، (وزیر برائے ابتدائی تعلیم سے) نه تهٔ راغلے او هغه درته ناست وو، ممبر صاحب درته ناست وو او تاسو رانغلئ نو زهٔ تاسو له ریلیف درکړمه او د هغے په ځائے تاسو بیا د چیمبر Insult کوئ، دا د چیمبر ناسته بس ختمه شوه۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): تاسو حکم کوئ جی مونږ به راځو۔

جناب سپیکر: نه، رانغلئ کنه هغه بله ورځ، دا زهٔ هسے یاد دهانی درته کومه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تاسو به حکم کوئ، مونږ به راځو جی۔

جناب سپیکر: مونږ تاسو له سپورټ درکوؤ، تاسو ته ریلیف درکوؤ، د هغے غلط مطلب اخلئ جی۔ مسرت شفیع بی بی۔

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جی دیکښے د تفصیل Provide کړی۔

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب! شا به تفصیل غواړی جی۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: (محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ، رکن اسمبلی سے) تاسو د څه شی تفصیل غواړئ؟

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دیکښے جی چه دا څومره اپوائنټمنټس شوی دی، څومره سټاف دے، د دے ډیټیل د راکړی جی۔ دوئ وائی چه صرف یو پوسټ خالی دے او چرته کښے وائی چه صرف دوه پوسټونه خالی دی، دا بالکل غلطه ده جی۔۔۔۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب!

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ: ریکارډ باندے هیڅ نشته جی۔

جناب سپیکر: جی تاسو پکښے څه، دا قلب حسن صاحب۔۔۔۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، دیکښے تاسو اوګورئ، سر، دے جواب کښے که تاسو اوګورئ نو دیکښے تقریباً ستائیس پوسټونه خالی دی۔

جناب سپیکر: څومره جی؟

Syed Qalbe-e-Hassan: Twenty seven.

جناب سپیکر: Twenty seven خالی دی؟

سید قلب حسن: او جی، نو زما گزارش دا دے چه دا کوئسچن څوک هم راوړی، دا څه د جهګړو د پاره نه راوړی، زما ریکویسټ دا دے چه که مسنټر صاحب مونږ سره کښینی، مسرت شفیع ایډوکیټ وی او زهٔ به ورسره هم کښینم چه دا مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: نه، دا 27 چه خالی دی، دا بندوئ ولے نه بیا چه دومره Huge numbers کښے د ټیچرز پوسټونه پکښے خالی دی؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: ګوره جی زمونږ سره چه کوم ویکنټ پوسټونه دی، هغه مونږ کمیشن ته ورکړی دی، چه د کمیشن نه راشی نو مونږ به ئے لګوؤ کالجونو کښے، که تاسو وایئ-----

جناب سپیکر: تاسو ډیمانډ کړے دے، ورلیږلے مو دی؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: نه نه، مونږ کمیشن ته اولیږو، هغوی بیا اپوائنټمنټس پخپله کوی جی، Recommendations هغوی کوی۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، دے (ه) ته تاسو اوګورئ۔ دوئ پبلک سروس کمیشن ته، هغے کښے په درے پوسټونو تعیناتی به پبلک سروس کمیشن کوی، د دے مطلب دا دے چه چوده پوسټونه به د دے نه علاوه بیا هم خالی وی، نو د دے طریقے سره خو که دوئ د پبلک سروس کمیشن والا اپوائنټمنټس کوی نو ډیره مشکله ده چه دا کالج به اوچلیږی۔

جناب سپیکر: جناب منسټر صاحب۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: هاؤس د مونږ ته اجازت راکړی، مونږ به پرے اپوائنټمنټس اوکړو په کنټریکټ یا په ایډهاک باندے خو مونږ د غه نه شو کولے۔

جناب سپیکر: دیکښے د هاؤس څه اجازت خو نشته، تاسو کیبنټ کښے به دا خبره کوئ، دلته هاؤس کښے خو تا ته د دے خبرے-----

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: دا اختیار د کمیشن دے جی۔

جناب سپیکر: دا دو جمع دو به هغلته کوئ، دلته به نه کوئ؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: Recommendation د کمیشن کار دے جی چه هغه مونږ ته کسان را او لیږی نو مونږ به----

جناب سپیکر: کمیشن نه تاسو څومره پوسټونه غوښتی دی؟ دے خو وائی چه----

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: مونږ کمیشن ته پوسټونه لیږلی دی جی، څه Three hundred پوسټونه مونږ لیږلی دی۔

جناب سپیکر: دا پبلک سروس کمیشن ته خصوصی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے یہ کمی پوری کرے۔ (مداخلت) ہاں جی۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: نو کمیشن خو جی زمونږه----

جناب سپیکر: نو هغوی ته خو ما، هغه څیز خو ما اوکړو کنه، تاسو سره ریکارډ اوس د لته شته چه تاسو کله لیږلی دی، پبلک سروس کمیشن ته تاسو کله لیږی دی؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: کمیشن ته تقریباً کال ئے کیږی جی چه مونږ ورته پوسټونه لیږلی دی۔

جناب سپیکر: My goodness، هغلته خو غټ پنځوس ممبران شو، څو ممبران دی هغلته، یو پنځوس ورله نور هم اجازت ورکړئ د کیبنټ نه۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: یو بله خبره هم ده جی۔ زمونږ ټول آنریبل ممبران زیات زور کوی او وائی چه پشاور کښے ئے پوسټ کړه، که د بنوں ډومیسائل وی نو هغه هم وائی چه په پشاور کښے ئے پوسټ کړئ، که د دوئ ډومیسائل وی، هغوی هم وائی په پیښور کښے مونږ ایم ایس کوؤ۔

جناب سپیکر: دا جی، د دے پارټو د مشرانو میټنګ مخکښے مونږ کړے وو----

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: یو خو دا یو دغه جوړ کړئ چه د کوم ځائے ډومیسائل وی نو مونږ به ئے هغه ډسټرکټ ته لیږو۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! د دوئ هم هغه ایشو راغله، دا اکرم خان صاحب هم راغلے دے، ستاسو بله ورځ میټنګ دے۔ جی جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دا اوس چه لږ لیټ شو نو هغه میټنګ کښې وو ځکه چه تاسو په چار تاریخ باندې میټنګ راغوښتے دے، هغه د Main کمیټۍ نو اوس موږ هغه خو Finalize کړل خو چونکه زموږ په Terrms of Reference کښې ایجوکیشن ډیپارټمنټ او هیلتهـ ډیپارټمنټ وو نو موږ صرف د هغې متعلق چه کوم زموږ په Terrms of Reference کښې شامل وو نو موږ په هغې باندې تاسو ته لیجیسلیشن بالکل تیار کړو، بس په چار تاریخ باندې د Main کمیټۍ کوم میټنګ دے، هغے کښې که تاسو څه Changes کول غواړئ، اوس که چرے فرض کړه څنګه چه آنریبل منسټر صاحب وائی، که چرے داسے نور ډیپارټمنټس وی او تاسو وایئ نو صرف هغه Wording پکښے سیوا کول دی، د هغے ډیپاټمنټ نومونه پکښے سیوا کول دی۔

جناب سپیکر: نو دا Shortage خو دوئ ته هم دے او دا تکلیف دوئ ته هم دے۔

جناب عبدالاکبر خان: دا به جی، ګوره جی-----

جناب سپیکر: ټیکینکل ایجوکیشن، نو که ستاسو د هاؤس اجازت وی چه دا ټیکینکل ایجوکیشن هم پکښے شامل کړو، اجازت دے جی، ستاسو د طرف نه اجازت دے جی؟

آوازیں: او شامل کړه پکښے۔

جناب سپیکر: دا هم ورکښے شامل کړئ جی خو بله ورځ دا مشران، اکرم خان صاحب هم راغلے دے د عمرے نه، دا نور مشران به هسے هم بله ورځ راځی نو چه دیکښے دا خامخا Thrash out کړئ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب،-----

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! که چرے دا مو کمیټۍ ته حواله کړو نو بهتر به وی۔ موږ دا ریکویسټ ځکه کوؤ چه دیکښے ډیرے خبرے شته دے جی نو تاسو صرف-----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applauses)

Mr. Speaker: Mohtarma Noor Sahar Sahiba. Not present. Muti Said Janan Sahib.

* 1149۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں ٹیکنیکل کالج غیر فعال ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ کالج میں عملہ کی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ کالج کے غیر فعال ہونے کی وجوہات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت کب تک مذکورہ کالج فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): (الف) ضلع ہنگو میں موجود ووکیشنل ٹریننگ سنٹر 1997ء سے چل رہا ہے، البتہ ضلع ہنگو میں موجودہ خراب سیکیورٹی حالات کی وجہ سے زیر تعلیم طلباء (Trainees) کی تعداد کافی حد تک کم ہو چکی ہے، حالات بہتر ہونے پر دوبارہ بحال ہو جائے گا۔

(ب) (i) مذکورہ ٹریننگ سنٹر میں مندرج ذیل عملہ کام کر رہا ہے:

آسامی کا نام	بنیادی سکیل	تعداد
چیف انسٹرکٹر	بی پی ایس 17	01
سینیئر انسٹرکٹر	بی پی ایس 16	01
اسسٹنٹ	بی پی ایس 14	01
انسٹرکٹر	بی پی ایس 14	05
جونیئر کلرک	بی پی ایس 07	02
سٹور کیپر	بی پی ایس 06	01
چوکیدار	بی پی ایس 01	02
مالی	بی پی ایس 01	01
نائب قاصد	بی پی ایس 01	01

ورکشاپ اٹینڈنٹ	بی پی ایس 01	02
سویپر	بی پی ایس 01	01
ٹوٹل آسامیاں		18

(ii) وجہ (الف) میں بیان کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: Any supplementary، سپلیمنټري سوال پکښے شته جی؟

مفتی سید جانان: ضمنی سوال دا دے جی چه دوئ ما ته لیکلی دی "ضلع ہنگو میں موجود ووکیشنل ٹریننگ سنٹر 1997ء سے چل رہا ہے، البتہ ضلع ہنگو میں موجودہ خراب سیکیورٹی حالت کی وجہ سے زیر تعلیم طلباء کی کافی تعداد کم ہو چکی ہے"۔ زۀ جی اول دا وایم چه دا سکول کوم ځائے کښے واقع دے، هغه د تحصیل بلډنګ دے، هلته کښے پټواریان او تحصیلدارن ناست وی، هلته کښے جی د پولیس چیک پوسټ دے او هغه خلقو ته د سیکیورټی مسئله نشته چه دا سکول والا وائی چه مونږ ته د سیکیورټی مسئله ده، د سیکیورټی مسئله نشته دے جی۔ یو د دے نه مخکښے په هنګو کښے سکولونه چلیږی، دوئ نه اخوا ته چلیږی، دلته کښے هم هائی سکولونه چلیږی او مډل پرائمری ټول سکولونه چلیږی خو دا جی د دغه بدلولو د پاره یوه بهانه ده، نو زۀ دا وایم او دویمه دا خبره کوم چه دا خلق اوس کوم ځائے کښے کار کوی چه دوئ مونږ ته وائی چه اتهاره کسان عمله دلته کښے کار کوی، اوس په دغه سکول کښے کار کوی او که نه کوی؟ که کوی جی نو تنخواګانے د دے سکول په نوم باندے اخلی او که نه ئے کوی نو دا تنخواګانے ورته څوک ورکوی؟ زۀ د منسټر صاحب نه د دے خبرے تپوس کوم۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ثاقب الله خان۔ اودریږئ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جی۔ زما سپلیمنټري کوئسچن پکښے دا دے جی چه دا حال د مفتی صاحب په دغه کښے نه دے بلکه په پیښور کښے هم داسے ډیرے سنټرے دی چه هغه فعال هم نه دی او خلق برائے نام تنخواګانے هم

اخلی۔ منسٹر صاحب پہ یو دوہ کیسونو کښے زمونږ سرہ ډیرہ ملګرتیا کړے دہ خو د هغے ریزلټ نہ رااوځی جی، هغہ اوس هم هغہ شان غیر فعال دی چہ څنګہ مخکښے وو، نو د دے پہ بارہ کښے څہ کمیټی، څہ کوئ؟

جناب سپیکر: دا بہ داسے وی کنہ جی چہ دا تا کوم کوئسچن اوکړو زما خیال دے عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان! دا ستاسو سب کمیټی د ټیکنیکل ایجوکیشن کہ سبا میټنګ کولے شی، کہ لوئے کمیټئ تہ راځی؟

جناب عبدالاکبر خان: پہ هغے کښے خو Simply مونږ چہ کوم لیجیسلیشن تاسو تہ Propose کړے دے، هاؤس تہ نو پہ هغہ لیجیسلیشن کښے د ایجوکیشن او د هیلتھ ډیپارټمنټ متعلق خبرے دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: او جی، او۔

جناب عبدالاکبر خان: اوس خو پہ هغے کښے صرف یو سیکشن ایډ کول دی چہ د ټیکنیکل ایجوکشن متعلق هغہ مونږ ایډ کړو۔ اوس هغہ خو بہ تاسو چونکہ Acceptance بہ، Approval بہ ستاسو Main Committeeهغے لہ ورکوی نو ستاسو سرہ د امنډمنټ پہ هغے کښے اختیار دے، پہ هغے کښے بہ مونږ دا راولو پہ هغہ چار تاریخ باندے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ نو پہ دے باندے مخکښے یو میټنګ نہ کوئ؟ اوس دا مفتی صاحب چہ کومہ خبرہ کوی چہ د اتلس استاذانو هلتہ کښے تقرر شوے دے او وائی چہ پہ موقع یو هم نشتہ۔

جناب عبدالاکبر خان: دا پہ ټیکنیکل کښے؟

جناب سپیکر: ټیکنیکل کښے، بی بی چہ دا خبرہ کوی د کوهاټ۔ دا د هنګو دہ او دا د کوهاټ خبرہ دہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کسی وقت آپ اس پر ٹائم رکھ دیں۔ یہ پبلک سروس کمیشن کیوجہ سے آپ یقین کریں کہ ڈیپارٹمنٹس کا برا حال ہو رہا ہے۔ اب جب اوریجنل 1973ء ایکٹ ہے، اس میں Sixteen and above کے وہ اختیارات ہیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! داسے کوؤ، دا ایڈمنسٹریشن او پبلک سروس کمیشن بہ۔۔۔۔۔

ایک آواز: اسٹیبلشمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هاں اسٹیبلشمنٹ، دا بہ ټول دلتہ رااوغواړئ او تاسو بہ، چہ مشران پہ کومہ ورځ باندے وی، بشیر بلور صاحب، اکرم خان درانی صاحب وی، دا ټول پارټی لیډرز نو زما پہ خیال پہ هغہ ورځ پبلک سروس کمیشن بہ درتہ رااوغواړئ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ټھیک شوہ۔

جناب سپیکر: نو دا ایشو ورسرہ هلتہ حل کړئ۔ اوس دا د مفتی صاحب او د دوئ چہ کومہ خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: بس اوشوہ جی، هغہ خو بہ مونږ پہ هغے کښے یو بل سب سیکشن بہ ایډ کړو ځکہ چہ اوس خو بہ د ټیکنیکل ډیپارټمنټ نہ سیکرټری راغوښتل غواړی، سیکرټری بہ راغوښتل غواړی۔

جناب سپیکر: محمود زیب صاحب! محمود زیب خان، اوس د دے دوہ، د کوهاټ او د هنگو متعلق ستاسو سرہ څہ پازیټیو۔۔۔۔۔

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم): د دوئ هنگو والا سنټر چہ وو جی، پہ هغے کښے مکمل سټاف شتہ دے خو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د مفتی صاحب مطلب دا دے جی چہ تقرری شوے دہ خو حاضری نشتہ، تقرری شوے دہ۔

جناب سپیکر: تقرری شوے دہ خو سړی سکول تہ راځی نہ۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: داسے دہ جی کہ مفتی صاحب مونږ تہ دا اوښائی چہ هنگو کښے کوم کسان، یو خو دا دہ چہ د لاء اینډ آرډر د وجہ نہ د هغوی سنټر بند وو، سټو ډنټان پکښے کم وو، کہ دوئ وائی چہ هلتہ دغہ دے نو مونږ بہ

بالکل، دوئ د مونږ له سټاف راکړی، مونږ به هغوی له ټرانسفر اوکړو۔ د دغه کاغذونو نه، کوم سنټر چه جی۔۔۔۔۔

<u>مفتی سید جانان</u>: جناب سپیکر! زهٔ گزارش کومه۔

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی جانان صاحب! جی د دوئ واوره کنه چه دوئ څه وائی؟

<u>مفتی سید جانان</u>: زهٔ جی دا گزارش کومه کنه چه که دا بهانه دوئ جوړوی چه هلته د سیکیورټی مسئله ده جی، دا ځائے جی بالکل په مین روډ، ټل هنگو روډ باندے دے، هلته جی د پولیس چوکئ ده، هلته جی تحصیل بلډنگ پټواریان پکښے ناست دی، تحصیلدار پکښے ناست دے، هغوی ته د سیکیورټی مسئله ولے نشته دے؟ دا د ځان خلاصولو مسئله ده جی، په دیکښے Already سټاف شته دے خو په کوم ځائے کښے دوئ وائی په کور کښے ناست دی جی او تنخواگانے اخلی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل منسټر صاحب۔

<u>وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم</u>: مفتی صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږه، ثاقب خان څه خبره کوی، جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر، زمونږ دا مسئله چه ده جی، زهٔ خبر یم چه د پیښور د پاره هم ده خو چونکه په دیکښے زما سره منسټر صاحب ډیره منډه وهلے ده نو دوئ د کیس نه خبر دی۔ هلته خو د سیکیورټی پرابلم دے، په پیښور کښے خو د سیکیورټی پرابلم نه دے جی۔ په هغے ما پخپله د منسټر صاحب په ملگرتیا سره، د ډی جی سره چهاپه وهلے ده، پرنسپل، ټول سټاف، کلرکان او ډی ایم یو کس هم نه وو۔ انکوائری پرے کښیناسته خو هیڅ اونه شو جی، الټا چه کوم کس، پرنسپله هلته وه، هغه په انکوائرئ کښے ټول فارغ شو جی، د هغه ځائے نه لاړل، بنه پوسټ ورته ملاؤ شو او پروموشن ئے اوشو۔ زما ریکویسټ دا دے جی او زهٔ تپوس کوم، زما سپلیمنټری کوئسچن دے چه خلق تنخواگانے اخلی، د خلقو تقرریانے هم شوے دی، کار نه کوی جی او په هغه سنټرو کښے د

هغه پروګرام لاندے پیسے هم اخلی جی، د هغے انکوائریز هم ټولے غلطے اوشی، منسټر صاحب ورته وینا هم کوی او د هغے د پاسه هم سزا نه ملاویږی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، زهٔ پوهه شومه جی۔

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تاسو څه وایئ بی بی؟

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، ډیر اهم سوال دے او کمیټئ ته د لاړ شی۔

جناب سپیکر: کمیټئ ته خو ریفر شو کنه جی، هغه خبره خو ختمه شوه خو دا مفتی صاحب والا چه دے کنه، د دے د سټاف څه مسئله ده۔ سټاف شته دے منسټر صاحب! ډیوټی نه کوی، حاضری نه کوی۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: جناب سپیکر، د مفتی کوئسچن چه دے په هغے کښے دا ده چه دا کسان شته دے خو دوئ ډیوټی نه کوی او کالج بند دے۔ د ډیپارټمنټ د طرف نه دا وو چه هلته د لاء اینډ آرډر د وجه نه د سټوډنټانو تعداد کم شوے وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه خبره خو ختمه شوه، هغه خو د ورته هغوی اووئیل چه۔۔۔۔۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: مونږ به د مفتی صاحب په مسئله باندے بالکل ایکشن واخلو او په کالج کښے د دوئ سنټر چه دے، که دا بند وی نو دا به فوراً کهلاؤ کړو او چه کوم سټاف غیر حاضر وی، د هغوی خلاف به ایکشن واخلو۔

جناب سپیکر: Within three days, within three days به کالج کهلاوئ۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: Within three days، کالج کهلاؤ دے جی۔

جناب سپیکر: او په پیښور کښے خو دا لاء اینډ آرډر خراب نه دے۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: ټهیک ده جی، Within three days به پرے ایکشن واخلو۔

جناب سپیکر: او چه پټواریان کښینی او هغوی خپله دکانداری کوی نو ستا سړی ولے نه کښینی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او د ریږئ جی، یو منټ، یو منټ۔ دا نور سحر صاحبه، نشته۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

1033۔ محترمہ نور سحر: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ قومی مالیاتی کمیشن (NFC) ایوارڈ سے صوبہ خیبر پختونخوا کو حصہ ملتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ خیبر پختونخوا کو پہلے کتنا حصہ دیا جاتا تھا اور اب کتنا دیا جائیگا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ قومی مالیاتی ایوارڈ 97-1996 / صدارتی حکم نامہ 2006 کے تحت مالی سال 10-2009 کیلئے صوبوں کا حصہ انچاس فیصد متعین کیا گیا اور ساتویں قومی مالیاتی ایوارڈ 10-2009 جو کہ یکم جولائی سے نافذ العمل ہوگا، میں صوبوں کا حصہ پہلے سال چھپن فیصد متعین کیا گیا ہے جس کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:

1۔ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ صدارتی حکم نامہ 2006 جو کہ 30 جون 2010ء کو ختم ہوگا۔

I۔	قابل تقسیم پول	13.82 فیصد شرح
II۔	1/6 سیلز ٹیکس	9.93 فیصد شرح
III۔	گرانٹ	35.00 فیصد شرح

ساتواں قومی مالیاتی ایوارڈ جو کہ یکم جولائی 2010ء سے نافذ العمل ہوگا۔

I۔	قابل تقسیم پول	14.62 فیصد شرح
II۔	دہشت گردی کے خلاف جنگ	1.80 فیصد شرح

2۔ ماضی کے برعکس اس مرتبہ وسائل کی تقسیم صرف آبادی کی بجائے ایک کثیر الجہتی فارمولے پر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آبادی	82 فیصد
غربت وپسماندگی	10.3 فیصد
ریونیو کولیکشن / جنریشن	5 فیصد

معکوس شرح آبادی	2.7فیصد

3۔ درج ذیل فارمولے کے تحت صوبوں کو حاصل ہونے والے وسائل کی شرح درج ذیل ہوگی۔

پنجاب	51.74فیصد
سندھ	24.55فیصد
خیبر پختونخوا	14.62فیصد
بلوچستان	9.09فیصد
میزان	100.00فیصد

4۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کے سبب صوبے کی معیشت بری طرح متاثر ہوئی۔ ساتویں ایوارڈ میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مذکورہ جنگ پر صوبے میں اٹھنے والے تمام اخراجات وفاقی حکومت برداشت کریگی۔ اس مقصد کیلئے صوبہ خیبر پختونخوا کو وفاق کے قابل تقسیم (مجموعی) پول میں سے ایک فیصد حصہ دیا جائے گا۔ یہ حصہ ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے پانچ سال کے عرصہ کیلئے صوبہ خیبر پختونخوا کو اضافی وسائل کے طور پر فراہم کیا جائے گا۔ مذکورہ حصہ صوبوں کیلئے قابل تقسیم پول کا 2010-11 کیلئے تقریباً 1.8 فیصد ہوگا۔

1043۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کو وفاقی حکومت گرانٹ دیتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2008-09 میں صوبہ سرحد کو کتنی گرانٹ دی گئی ہے، نیز یہ گرانٹ کن کن سکیموں کیلئے مختص کی گئی ہے، چیدہ چیدہ سکیموں کے نام فراہم کئے جائیں؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبہ سرحد کو وفاقی حکومت سے مالی سال 2008-09 میں ترقیاتی سکیموں کیلئے 3,974.293 ملین روپے ملے ہیں، جن کی سکیموں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت 13,183.310 ملین روپے بطور مالی اعانت (Special Grant/Subvention) اور دیگر غیر ترقیاتی اخراجات کیلئے 1696.751 ملین روپے ملے ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی اور اس کی مزید تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

1187۔ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت خیبر بینک کے شیئرز فروخت کرنا چاہتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو شیئرز کی کل تعداد، اصل قیمت اور موجودہ مارکیٹ ویلیو (Value) کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت مذکورہ بینک کے شیئرز کو کتنی قیمت میں فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) یہ درست نہیں ہے، تاہم معزز رکن اسمبلی کے سوال کا تفصیلاً جواب دینے سے پیشتر کچھ اہم باتوں کا جاننا انتہائی ضروری ہے۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان نے ملک میں کام کرنے والے تمام بینکوں کیلئے سرمایہ کی حد مقرر کر دی ہے جس کے تحت بینک درج ذیل طریقہ پر اپنا سرمایہ مقرر کردہ میعاد تک پورا کرنے کے پابند ہیں۔

سرمایہ کی حد	میعاد
چھ ارب روپے	31-12-2009
سات ارب روپے	31-12-2010
آٹھ ارب روپے	31-12-2011
نو ارب روپے	31-12-2012
دس ارب روپے	31-12-2013

سٹیٹ بینک کی اسی مقرر کردہ سرمایہ کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے بینک آف خیبر کی انتظامیہ نے حکومت خیبر پختونخوا جو کہ مذکورہ بینک کا سب سے بڑا شیئر ہولڈر ہے کو آگاہ کیا کہ بینک مذکورہ بالا سرمایہ کی ضرورت کو سال 2009ء کیلئے پورا کرنے سے قاصر ہے اور صوبائی حکومت کی مدد درکار ہے۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے اس ضمن میں ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے اپنی سفارشات حکومت کو پیش کر دیں جن کے تحت صوبائی حکومت اپنے متعین کردہ شیئرز اکاون فیصد کو برقرار رکھتے ہوئے بینک کا انتظامی کنٹرول کسی ایسے موجودہ شیئر ہولڈر کو منتقل کر دے جو کم از کم چھبیس فیصد شیئرز کی ملکیت ظاہر کر دے جس کے ساتھ ہی بینک رائیٹ شیئرز مارکیٹ میں لے آئے اور اپنے سرمائے کی حد کو پورا کر لے۔ صوبائی کابینہ نے بینک کے انتظامی کنٹرول کی منتقلی کو دو دسمبر 2009ء کو باقاعدہ طور پر منظور کر لیا۔

لہذا صوبائی حکومت بینک آف خیبر کے شیئرز فروخت نہیں کر رہی بلکہ سٹیٹ بینک کی سرمایہ کی مجوزہ شرائط کو پورا کرنے کیلئے بینک کے انتظامی کنٹرول کو چھبیس فیصد شیئرز کی ملکیت ظاہر کرنے والے موجودہ شیئر ہولڈر کو منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ رائیٹ شیئرز کا اجراء کرے گی۔

یہ واضح رہے کہ صوبائی حکومت بحیثیت اکثریتی شیئر ہولڈر یعنی اکاون فیصد شیئرز کا مالک ہوتے ہوئے بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز پر اپنی اکثریت برقرار رکھے گی۔

(ب) سوال (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

964 - جناب محمود عالم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں ڈگری کالجز موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ضلع میں کہاں کہاں ڈگری کالجز موجود ہیں، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ ضلع کی تحصیل پالس میں ڈگری کالج کیوں نہیں بنایا گیا، وجوہات بیان کی جائیں;

(iii) موجودہ دور حکومت میں مذکورہ ضلع کے کالجز میں کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ ضلع میں پٹن کے مقام پر ایک کالج ہے اور ایک ڈگری کالج کی منظوری داسو میں دی جا چکی ہے جو کہ ابھی زیر تعمیر ہے۔

(ii) ایسی کوئی ڈیمانڈ / چیف منسٹر ڈائریکٹیو نہیں ہے۔ پٹن اور داسو کے کالجز بھی چیف منسٹر کے خصوصی احکامات کی بناء پر بنائے گئے ورنہ سٹوڈنٹس انرولمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر کالج کا قیام متعلقہ قواعد و ضوابط کی روح کے مطابق موزوں نہیں ہے۔

(ii) موجودہ دور حکومت میں گورنمنٹ کالج پٹن میں پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر دو مضامین کے لیکچررز (اسلامیات، فزکس) کی تعیناتی ہو چکی ہے جبکہ گریڈ 1 سے گریڈ 14 تک کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے کیونکہ مذکورہ کالجز میں گریڈ 1 سے گریڈ 14 تک کی کوئی خالی آسامی موجود نہیں ہے۔

1030۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 47 حویلیاں میں گرلز کالج کا قیام عمل میں لایا گیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج پرائمری سکول کی عمارت میں چلایا جارہا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ طالبات کو (کلاس رومز) کمرے کم ہونے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے؛

(د) اگر (الف) تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ کالج کی عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز یہ کالج تاحال کیوں تعمیر نہیں کیا گیا، وجوہات بتائی جائیں؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ مذکورہ کالج بوائز ہائی سکول حویلیاں کی عمارت میں شروع کیا گیا تاہم وزیر ہائر ایجوکیشن صاحب نے گورنمنٹ گرلز کالج حویلیاں کے معائنے کے دوران مذکورہ گرلز کالج کو گورنمنٹ کالج برائے طلباء میں شفٹ کرنے اور طلباء کیلئے علیحدہ کالج بنانے کے احکامات جاری کر دیئے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبہ سرحد نے کالج میں کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے سال 2002-03 میں پانچ کمروں کی تعمیر کروائی جس کے بعد طالبات کی مشکلات میں کافی حد تک کمی آگئی۔

(د) محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبہ سرحد ابتداء ہی سے کالج کی مکمل ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مکمل عمارت کی تعمیر کیلئے کوشاں ہے، تاہم حویلیاں میں مناسب قطعہ اراضی نہ ملنے کے سبب اس کی تعمیر ابھی تک زیر التواء ہے۔ اس سلسلے میں ہزارہ یونیورسٹی سے بھی ان کے حویلیاں کیمپس کی زمین سے چالیس کنال کا ایک قطعہ اراضی کالج کی تعمیر کیلئے مختص کرنے کی درخواست کی گئی جس پر پہلے تو ان کی جانب سے رضامندی کا اظہار کیا گیا تاہم بعد ازاں یونیورسٹی انتظامیہ نے کئے گئے فیصلے سے معذوری کا اظہار کر دیا۔ محکمہ ہذا نے یونیورسٹی انتظامیہ سے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کی ہے، امید ہے یونیورسٹی رضامندی کا اظہار کرے گی جس کے بعد کالج کی تعمیر کا کام مجاز فورم کی منظوری کے بعد شروع کر دیا جائے گا۔

1138۔ <u>محترمہ نور سحر:</u> کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں نئی صنعتیں لگانے کی منظوری یا این او سی دیتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے میں موجودہ صنعتوں کی بہتری کیلئے کیا مراعات دی گئی ہیں؛

(ii) نئی صنعتیں لگانے کیلئے کیا مراعات اور اقدامات کئے گئے ہیں، گزشتہ پانچ سالوں کی سالانہ اوسط، صنعت وائز اور ضلع وائز فراہم کی جائے؛

(iii) وفاق سے اجازت لینے کیلئے کتنے کیسوں کی سفارش کی گئی ہے، نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کیسز وفاق کے ساتھ التواء میں پڑے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، صنعتیں لگانے کی منظوری یا این او سی ہر صنعت کے قیام کیلئے قانونی طور پر لازمی ہے جو کہ محکمہ صنعت و حرفت، صنعتوں کے قیام کے قانون مجریہ 1963ء کے تحت جاری کرتا ہے۔ تاہم وفاقی حکومت کی سرمایہ کاری پالیسی کے تحت صنعتوں کے فروغ کے خاطر صنعتوں کے قیام کیلئے منظوری یا این او سی کی شرط ختم کر دی گئی ہے ماسوائے وہ صنعتیں جو کہ کرنسی نوٹوں کی چھپائی، تابکار مواد، دھماکہ خیز مواد، اسلحہ سازی اور الکحل وغیرہ سے متعلق ہوں، ان کی منظوری یا این او سی وفاقی حکومت کی اجازت سے مشروط ہے۔

(ب) (i) موجودہ حکومت صوبے میں صنعتوں کی بہتری کیلئے وفاقی حکومت سے خصوصی ترغیبات کے حصول کیلئے کوششیں کر رہی ہے جس کے نتیجے میں وزیر اعظم پاکستان نے اعلان پشاور میں ان ترغیبات کا اعلان کیا، جن میں چیدہ چیدہ درج ذیل ہیں:

(1) دہشت گردی سے زیادہ متاثرہ علاقوں کیلئے مئی تا ستمبر 2009ء تک تمام یوٹیلٹی بلز معاف کر دیئے۔

(2) ٹیکس گوشوارے جمع کرنے کی تاریخ میں 31 جنوری سے 30 جون 2010ء تک توسیع دی گئی۔

(3) ٹیکسوں کو جمع کرنے کی تاریخ میں توسیع دی گئی۔

(4) دہشت گردی سے زیادہ متاثرہ علاقوں کی ایکسائز ڈیوٹی میں مکمل چھوٹ دی گئی ہے جبکہ نیم متاثرہ علاقوں کو پچاس فیصد رعایت دی گئی ہے۔

(5) کاروباری طبقہ کو یوٹیلٹی بلز میں سیلز ٹیکس اور ود ہولڈنگ ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔

(6) چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے فروغ کیلئے کم شرح سود پر قرضے دیئے جائیں گے، اس پیکج میں بہتری کیلئے صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے رابطے میں ہے۔

اس کے علاوہ SDA اور SIDB موجودہ صنعتی بستیوں میں سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور نئی صنعتی بستیوں کے قیام پر کام کر رہے ہیں، نیز صوبائی حکومت نے بھی صنعتی پالیسی مجریہ 2005ء کے تحت صنعتی بستیوں میں واقع صنعتوں کو پانچ سال کیلئے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا اور اس طرح صوبے میں نئی منتخب کردہ صنعتوں کو بھی استعمال میں پچیس فیصد رعایت فراہم کی گئی۔

(ii) اس کی تفصیل (ب) (i) میں گزر چکی ہے۔

(iii) چونکہ حکومت کی پالیسی ہے کہ وہ جو صنعتیں نہیں لگاتی اور نہ خود معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہے، البتہ صنعت و حرفت کے فروغ کیلئے سہولیات فراہم کرتی ہے، اس سلسلے میں تفصیلاً ذکر کیا گیا کہ صوبائی حکومت اس جنگ زدہ صوبے میں صنعتی و تجارتی احیاء کیلئے رابطے میں ہے، کچھ مراعات وفاقی حکومت سے لی ہیں اور مزید مراعات کے حصول کیلئے کوششیں کر رہی ہے۔ سرحد ترقیاتی ادارہ نے مندرجہ ذیل دو سکیمیں وفاقی حکومت کو بھیجی ہیں جو کہ التواء کا شکار ہیں:

(1) چائنا پاک اکنامک زون کا پی سی ون 31-12-2009 کو وفاقی وزارت صنعت وپیداوار کو بھیجا ہے تاکہ اس کو سی ڈی ڈبلیو پی سے منظور کرایا جاسکے۔

(2) صنعتوں کی بہتری و بحالی اور جدید طرز پر قائم کرنے کا پی سی ون 02-10-2009 کو وفاقی وزارت صنعت وپیداوار کو بھیجا ہے تاکہ اس کو سی ڈی ڈبلیو پی سے منظور کرایا جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نگھت بی بی۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ایک اہم نکتے کی طرف آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ مرکوز کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ امن لشکر جو دہشت گردوں کے خلاف کچھ لوگوں نے تشکیل دیا تھا اور اس کو گورنمنٹ نے باقاعدہ طور پر Appreciate بھی کیا تھا لیکن جناب سپیکر صاحب، ابھی چونکہ وہ لوگ جو کہ دہشت گردوں کے خلاف اپنے پورے خاندان اور اپنے تمام لوگ جو ہیں، یعنی ان کی دشمنی میں آچکے ہیں لیکن پولیس جو ہے تو وہ جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ٹریژری بنچز ذرا سن لیں، ایک اہم ایشو اٹھ رہا ہے، اس پہ کون جواب دیگا؟ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! جس پولیس کی ہم لوگ بہت عزت کرتے ہیں، کرتے تھے لیکن آج وہی پولیس اس امن لشکر کے لوگوں کو اٹھا کر لے جاتی ہے، ان کو گرفتار کر لیتی ہے اور ان کے خلاف کیسز بناتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر ایسا ہی رویہ رہا تو کون شخص فرنٹ لائن پہ آئیگا اور دہشت گردوں کا مقابلہ کرے گا؟ کیونکہ ان لوگوں نے تو اپنی جانیں، اپنا مال، اپنے بچے اور اپنے تمام خاندان کو موت کے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس کا جو یہ رویہ ہے کہ ان کے لوگوں کو اٹھا کر لے جاتی ہے اور ان کے لوگوں کو گرفتار کر لیتی ہے تو یہ بہت سیریس ایشو ہے کیونکہ اگر ان لوگوں نے بھی

یہ ساتھ چھوڑ دیا تو میرا خیال ہے کہ پھر ہم لوگ بالکل ہی تنہا رہ جائینگے تو اس کیلئے باقاعدہ طور پہ اگر کوئی آرڈر کیا جائے اور پولیس والوں سے پوچھا جائے کہ وہ-----

جناب سپیکر: یہ کہاں پہ ہوا ہے جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ تو دلاور خان اور اس کے علاوہ فہیم ہیں، سابق ناظم تھے، یہ امن لشکر انہوں نے قائم کیا تھا، وہ باقاعدہ طور پر ان دہشت گردوں کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے، باقاعدہ ان پر حملے بھی ہوئے ہیں، ان پر بم بلاسٹس بھی ہوئے ہیں اور بم بلاسٹس میں ان کے لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں، شہید بھی ہوئے ہیں لیکن وہی امن لشکر جو انہوں نے تشکیل دیئے ہوئے تھے، وہاں سے لوگوں کو اٹھا کر گرفتار کر کے لے گئے ہیں جن میں ان کے رشتہ دار بھی شامل ہیں تو جناب سپیکر صاحب، اس پر کوئی ایکشن لیا جائے ورنہ یہ ایک بہت بڑا ایشو بن جائیگا۔

جناب سپیکر: پہ دے ایشو باندے-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب چہ کومہ----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هغه پوائنټ آؤټ کړه جی، نه بل دے کنه دا، نه اودریږه چه د دے جواب خوراشی کنه۔ اودریږه د ګورنمنټ نه د دے جواب اخلو۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عالمگیر خان! هم دا ایشو ده؟ جناب عالمگیر خان۔ مائیک آن کریں عالمگیر صاحب کا۔ عالمگیر خان خلیل صاحب۔

(اس مرحلہ پر محمد عالمگیر خلیل، رکن اسمبلی کا مائیک کام نہیں کر رہا)

جناب سپیکر: تاسو پریږدئ چه هغوی ورسره څه لوبه اوکړی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): د عالمگیر خان مائیک آن کړئ جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، څنګه چه دوئ اووئیل-----

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب! تاسو بند کړئ نو کیدے شی هغه-----

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب، په هغه وخت دا فهیم ناظم وو، د دهشت گردئ خلاف چه کوم عوامی لشکر جوړ شو او په هغے کښے زما خیال دے چه زمونږ ډپټی سپیکر صاحب هم وو، Even تر دے پورے اوشوه چه د هغه په حجره باندے خود کش حمله اوشوه، د هغه پکښے دوه کسان هم مړه شول، هغه نور چه هر څه شوی دی، هغه تکلیفات خو نن هغه د ځان سره شل کسه ټوپک مار گرځوی او د هغے باوجود هغه بله ورځ د هغه په کور باندے چهاپه وهلے شوے ده، تره ئے ورله هم بوتللے دے، څوارلس کسان ئے بوتلی دی او څوارلس کلاشنکوف ئے ترینه هم وړی دی، نو مطلب دا دے چه مونږ ته د دوئ دا واضحه کړی چه دغه شان خلق Discourage کیږی، ټهیک ده که هغه یوه غلطی کړے وی نو هغه د هم پولیس واضحه کړی چه که یوه غلطی ترے شوے وی یا څه شوی وی او که نه مطلب په دغه طریقه باندے روان وی نو سبا به بل سړے څه ټوپک راواخلی چه د هغه دغه انجام شو، چه په دے واقعاتو کښے د هغه د کور نه درے کسان لاړل، د هغه په حجره باندے خود کش حمله اوشوه، په هغه باندے درے ځله ډزے اوشوے او د هغے باوجود د هغے نه پس پولیس والا تلی دی، په هغه باندے ئے چهاپه هم وهلے ده، څوارلس کسان ئے هم بوتلی دی، څوارلس ئے ترے کلاشنکوف وړی دی، یو ئے ترے راکټ لانچر وړے دے او هغه راکټ لانچرے چه کومے دوئ ورکړے وے، هم دوئ ورله ورکړے وے، گورنمنټ ورله ورکړے وے، مونږ خو په دے پالیسئ نه پوهیږو چه دا کومه پالیسی ده؟ د پولیس مونږ قدر کوؤ خو دومره هم نه ده چه بس د یو عزت دار او حیاء دار سړی د دومره بے عزتی کیږی، دومره خیال د ښوک کوی۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز کی طرف سے کون؟ جی، جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه دا یو Particular واقعه دوئ د ناظم صاحب بیان کړه، دا چونکه مونږه دویم اړخ، د پولیس سائډ Version به اغستل غواړی، په بریک دوران کښے چه کوم سینیئر آفیشلز راغلی وی نو د هغوی نه به زهٔ خپل ځان بریف کړم جی، بیا به بی بی سره، عالمگیر خان سره کښینو انشاء اللہ او د دوئ د Satisfaction د پاره به تر Any extent we will go او که هغه د آئی جی

د لیول وی او که هغه د چیف منسټر صاحب وی، انشاء الله په دیکښې به پوره پوره مرسته کوؤ۔

جناب سپیکر: دا ستاسو Responsibility ده، پکښې کوشش اوکړئ جی۔

وزیر قانون: جی بالکل۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! مونږه دا هم نه وایو چه کوم سړے بے گناه دے، هغه د پریږدی او چه کوم سړے گنهگار دے نو هغه له د قرار واقعی سزا ورکړی او چه کوم سړے بے گناه دے نو هغه د پریږدی چه هغه د دے قوم خدمت اوکړی گنی د دے نه به ډیره لویه ایشو جوړه شی او یو سړے به هم فرنټ لائن ته نه راځی چه هغه به د دے دهشت گردو خلاف څه کار اوکړی۔

جناب سپیکر: عطیف خان! بل څه دی، که هم دا ده؟

جناب عطیف الرحمان: بله خبره ده جی۔

جناب سپیکر: بله ده، اودریږه جی، یو منټ، مفتی صاحب اول ټائم غوښتے دے۔ جی، مفتی صاحب، مفتی کفایت الله صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، ډیره زیاته مهربانی۔ زۀ یوے ډیرے اهم خبرے ته تاسو متوجه کول غواړمه۔ زما دا رائے ده، قطعی او حتمی رائے ده چه زمونږ دا هاؤس چه دے، دا جرگه ده، د دے پوره صوبے او نن سبا صوبه خیبر پختونخوا په دے مسئله کښې ډیره زیاته پریشانه ده چه د پاکستان یوه لور په ډاکټر عافیه باندے په امریکه کښې ظلم شوے دے او په هغه ظلم باندے، عدالتی دهشت گردئ باندے دا سے خبره مخے ته راغلے ده چه هغوی هغه عدالتی تقاضے نه دی پوره کړی او خامخا د مسلمانانو په غم کښې ډیره زیاته اضافه شوے ده۔ نن سبا په پاکستان کښې نیتو والا، بابری جماعت والا او ډاکټر عافیه والا هم ډیر زیات ظلم دے جی، زما خیال دا دے چه پوره پاکستانیان په دے باندے پریشانه دی او د خیبر پختونخوا دا اسمبلی هم په دے باندے پریشانه ده نو ولے نه چه مونږه یو متفقه قرارداد په دے خبره باندے پیش کړو چه ډاکټر عافیه د خامخا آزاده کړے شی او چه په هغے کوم ظلم دے نو د هغے د مذمت اوکړے شی او

ځنګه چه پوره دنیا په هغے خفه ده چه مونږ د خپل خفګان اظهار په هغے باندے اوکړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکرم خان درانی صاحب، لیڈر آف اپوزیشن، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ مفتی صاحب چه جی کومه خبره اوکړه، په هغے باندے هم تاسو ګورئ چه تقریباً په دے پوره ملک کښے یکجهتی ده او په هغے کښے زما خیال دے چرته دویمه خبره نه ده راغلے د کراچی نه، د خیبر نه، د چترال نه او د ډی آئی خان پورے په دے باندے خو ټول قوم متفق دے۔ اصل خبره دا ده جی چه اوس دلته چونکه د خیبر پختونخوا سره زمونږ شریکئ قبائیلی علاقے دی او نن داسے یو کوشش شروع دے چه امریکه هغه جنګ چه په افغانستان کښے دوئ بائیللے دے، هغه اوس راوړی او دلته زمونږ په پاکستان کښے د جنګ میدان جوړوی او دوئ به هر قسم کوشش کوی ځکه چه وړومبئ خبرے دوئ دا اوکړے چه یره دا دهشت ګردی په ساؤتھ او نارتھ کښے ده او بیا په هغے کښے ډرون حملے شروع شولے، اوس خدشه دا ده چه د ډرون حملو نه بعد دوئ خپل زمینی فوج چه کوم میزائل د لرے نه راولی او په غټو جهازونو باندے Bombardment د دوئ د پالیسئ حصه ده او دوئ ځکه کوی چه دوئ په افغانستان کښے مکمل ناکام شو او د خپلے ناکامئ د پټولو د پاره به دوئ دلته زمونږ په خاوره باندے دا Bombardment راوړی او بیا به ځان ته یو پرده جوړوی چه کوم ځائے کښے دهشت ګردی وه، هغه مو ختمه کړه او په دے جامه کښے به دوئ په عزت سره د افغانستان نه د وتلو کوشش کوی۔ اوس دوئ زمونږ په دے خاوره باندے چونکه دا د خیبر پختونخوا سره تړلے ایریا ده، هغه بله ورځ یو دیرش کسان بے ګناه خلق د تجارت په بنیاد باندے تلی وو، د هغوی سره اسلحه نه وه، د هغوی سره هیڅ نه وو او زمونږ هغه خلق چه د دوئ کورونه اخوا هم دی او دیخوا هم دی، په یو ځل ئے هغه شهیدان کړل او بیا د هغے نه بعد هلته چه زمونږ کومه د ایف سی چوکئ ده، په هغے باندے ئے Bombardment اوکړو، په هغے باندے ئے میزائل اوچلولو او په هغے کښے زمونږ درے اهلکار شهیدان شو او ورسره نور زخمیان شو۔ اوس په دے بنیاد باندے جی مونږ غواړو چه چونکه اول حق چه

دے ، صوبے سرہ تړلے دی، زمونږ پښتانہ ورونړہ دی او بیا پہ دیکښے د ټول پاکستان د سالمیت خبرہ دہ، کہ دوئ راځی او زمونږ پہ ملک کښے داسے Bombardment کوی نو زمونږ د ملک خود مختاری ختمیږی۔ زما بہ یو خواست وی گورنمنټ تہ چہ کہ چرتہ مونږ د دے صوبے نہ یو متفقہ قرارداد مرکزی حکومت تہ اولیږو چہ ستاسو کوم زمینی او هوائی، د دوئ سرہ یو Agreement دے د تعاون چہ تاسو دا خپل تعاون واپس کړئ، کہ هغہ تاسو زمینی ورکوئ، کہ هغہ تاسو هوائی ورکوئ، ایئر پورټس دی او کہ هغہ سمندر دے ، نو چونکہ دلتہ دا جنگ راروان دے او کہ مونږ پخپلہ د دے معزز ایوان نہ د هغے مخ نیوے اونکړو، لکہ مخکښے بہ جی مونږ وئیل چہ تاسو مونږ تہ پہ کیری لوگر بل باندے اجازت راکړئ نو مونږ تہ بہ نہ ملاویدو۔ نن هغہ خبرہ حکومت کوی چہ مونږ تہ پہ کیری لوگر بل کښے څہ نشتہ دے نو کاش کہ پہ هغہ وخت باندے مونږ تہ اجازت ملاؤ وے ، مونږ بہ د کیری لوگر بل مخالفت کړے وے او تاسو بہ دا غوښتنہ کړے وہ، کہ ستاسو مؤقف وو چہ زمونږ د دے خاورے خیال د پکښے اوساتی، نو نن بیا هغہ ورځ دہ، پہ دے ورځ وائی چہ یو سړے وو، د کور نہ ئے مار تیر شوے وو نو وائی چہ مار خولاړو خو دے ناست وو او ژړل ئے ، نو څوک راغلل چہ خدائے د خوار کړہ مار خو لاړو، نو وئیل ئے چہ نہ دا لار ئے لیدلے دہ او پہ دے لار باندے بہ بیا راځی، نو چہ دا کومہ لار جوړہ شوے دہ، کہ مونږ چرتہ د غیرت مظاهرہ اونکړہ او مونږ دلتہ د یکجهتئ مظاهرہ اونکړہ نو زۀ تاسو تہ یقین سرہ وایم چہ د ساؤتھ وزیرستان پہ خلقو باندے چہ کوم عذاب راروان دے یا پہ شمالی، نو دغہ راځی Settled area تہ او دلتہ مونږ پخپلہ پہ تکلیف کښے یو، نو زۀ بہ ستاسو پہ وساطت دے معزز ایوان تہ دا درخواست کوم چہ څومرہ پارلیمانی لیډرز دی، هغوی تہ تاسو وخت ورکړئ چہ هغوی یو قرارداد دلتہ راوړی او د مرکزی حکومت نہ مطالبہ اوکړو چہ تاسو د تعاون لاس د امریکے نہ مزید واپس کړئ۔ یو ځل بیا ستاسو شکریہ ادا کوم او عافیہ صدیقی والا چہ کوم کیس دے ، د هغے متعلق بالکل کہ قرارداد راوړئ یا هر څہ قسم وی، زما خیال دے چہ پہ دے ایوان کښے ټول خلق پہ دے غم کښے مونږ سرہ

شریک دی۔ ستاسو یو ځل بیا شکریه ادا کوم او ستاسو نه زمونږ دا طمع ده چه تاسو به د گورنمنټ سره هغه کوئ-----

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

قائد حزب اختلاف: چه زمونږ سره کښینی او یو متفقه قرارداد غوندیے-----

جناب سپیکر: دا به تاسو ټول پارټی لیډرز کښینئ جی او چه تاسو څنګه طریقے سره خبره جوړه کړه، دا راوړئ، زۀ به ئے ټیبل کړم۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں: جناب پرنس جاوید صاحب، جناب ثناؤ اللہ خان میاخیل، جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب اور سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے یکم اکتوبر 2010ء، جناب سید رحیم خان نے 01-10-2010تا 03-10-2010 جبکہ ڈاکٹر حیدر علی صاحب نے پورے اجلاس کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carreid)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ چه دا ایجنډا خلاصه کړم بیا ستاسو کور دے۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر! یو ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر: ستاسو خپل هاؤس دے چه څه تاسو وایئ، بیا به کوؤ۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Muhammad Ali Khan Sahib. Janab Muhammad Ali Khan Sahib, to please move his privilege motion No. 109 in the House.

جناب محمد علی خان: شکریہ۔ سپیکر صاحب، موجودہ حکومت نے میرے حلقہ پی ایف 22 میں گرلز مڈل سکول رحمت اللہ کندے، شبقدر کو اپ گریڈ کر کے ہائی کا درجہ دے دیا۔ بلڈنگ مکمل ہوئی تو ای ڈی او ایجوکیشن چارسدہ نے مجھ سے پوچھے بغیر تین کلاس فور بھرتی کئے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا، لہذا ای ڈی او ایجوکیشن کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر، یواځے دا سکول نه دے، دے سکول کښے ئے هم کس بهرتی کړو، نه Recommendation، نه تپوس هیڅ ئے هم اونکړل، په خپل لین دین باندے ئے اوکړو۔ یو بل شبقدر بازار کښے د جینکو هائی سکول دے، په هغے کښے ئے هم زنانه بهرتی کړله، خبر ترے نه وو۔ بل هائی سکول دے، په هغے کښے دوه سیټه وو، زمکه خلقو ورکړے وه، هغه ئے بهرتی کړل زما په Recommendation باندے، په هغے کښے ئے هم لین دین د هغوی نه واغستلو، نو دیکښے زهٔ درخواست کوم چه د دے پوره جانچ پړتال اوشی او که دے قصور وار وی نو د دهٔ خلاف د کارروائی اوشی، ډیر زیات ورانے ئے شروع کړے دے، ډیر زیات کرپشن شروع دے، نو زهٔ دا درخواست کوم چه د دهٔ خلاف د مکمل هغه اوشی او زما کوم یا د دے هاؤس استحقاق ئے مجروح کړے دے، د دے تپوس د اوشی۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی جی۔ سپیکر صاحب، محمد علی خان صاحب چه کومه نکته رااوچته کړے ده، هغے له خو زهٔ راځمه خو بهرحال بیا د اودریدو موقع ملاویږی هم نه او څه خو تاسو هم مونږ سره مهربانی کوئ ځکه چه د دے نه مخکښے چه دا دومره په اهمه موضوع باندے زمونږ د اپوزیشن مشرانو خپل مؤقف ښکاره کړلو، د میډیا ملګری ناست دی او زمونږ د حکومت مؤقف به نه راځی نو مونږ خو تاسو ته ګزارش کوؤ، که مونږ له داسے څه موقع راکوئ نو پکار دا ده چه مونږه هم وایو او زمونږه مؤقف راځی ځکه چه دا خو میډیا ناسته ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل کښے دا Extra Agenda item راشی، زهٔ د دوئ، تاسو سره خو نور فورمز ډیر دی، د اپوزیشن هم دغه یو فورم وی نو زهٔ هغوی ته موقع ورکړم خو دا ورسره زما رولنګ هم دے، واورئ چه تاسو ټول متفق شئ، یو څیز باندے یو شئ نو بیا ئے راوړئ، زهٔ به ئے ټیبل کړمه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی جی، مهربانی۔ سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: داسے نه ده چه دوئ څه اووئیل نو هغه بس هغه شو۔ جی، بسم الله، دا دوئ له اوس جواب ورکړئ جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، محمد علی خان صاحب چه کومه نکته رااوچته کړے ده، بالکل مونږ به اوګورو انشاء الله او که په هغے کښے داسے Irregularities شوے وی یا د رولز ریګولیشنز خلاف څه خبره شوے وی نو بهرحال څنګه چه دوئ خبره کړے ده، مونږ به ای ډی او رااوغواړو، بیا به محمد علی خان صاحب رااوغواړو او که واقعی دا خبره داسے وی چه هغه یو دومره غلطی کړے وی چه د هغے خلاف ایکشن اغستل ضروری وی نو زهٔ په دے فورم باندے محمد علی خان صاحب له دا ایشورنس ورکوم چه انشاء الله مونږ به د هغوی خلاف فوری طور باندے ایکشن اخلو۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: زما دا ریکویسټ دے چه دا د استحقاق کمیټۍ ته حواله شی۔ ما دا خبره د چیف منسټر صاحب په نوټس کښے هم راوستے وه او چیف منسټر صاحب دوئ ته هم وئیلی وو خو په هغے هم څه اونه شو نو بیا زهٔ مجبوره شومه او اسمبلۍ ته مے دا خبره راوستله، نو دا د استحقاق کمیټۍ ته حواله شی، هلته به کښینی او پته به اولګی چه څه پوزیشن دے، څه حل دے، څوک قصور وار دے او څوک نه دے؟ زهٔ ریکویسټ کوم منسټر صاحب ته چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سردار بابک صاحب۔

جناب محمد علی خان: زهٔ ریکویسټ کوم منسټر صاحب ته، منسټر صاحب ته ریکوسټ کوم چه ستاسو په وساطت دیکښے دغه نه کوی۔

وزیر برائے وابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، بخښنه غواړمه جی خو چه مونږه هر څه دے کمیټۍ ته اوړو، زهٔ ډیر معذرت کوم چه بیا مونږ دلته ناست یو، زهٔ ایشورنس هم ورکومه، که واقعی داسے څه شوی وی، بهرحال ممبر صاحب د دا د ځان د پاره د استحقاق مجروحیت نه ګنړی، زهٔ ورته دا خواست کوم چه انشاء الله که داسے څه خبره وه نو زهٔ Being a Minister Incharge دوئ ته دا

ایشورنس ورکوم چه زۀ به پرے ایکشن اخلم۔ زما یقین دا دے چه دا کمیټۍ ته د اوړلو ضرورت نشته۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر! زۀ ریکویسټ کوم چه دا کمیټۍ ته ریفر شی او هلته بیا پته اولګی چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی خان! محمد علی خان، دا دومره فلور آف دی هاؤس باندے تاسو ته ایشورنس درکوی، This is kept pending تر هغے پورے چه ستاسو دا Grievance حل شی نو دا به بیا Dispose of کړو۔

جناب محمد علی خان: ټهیک شوه جی۔ تهینک یو جی، تهینک یو۔

Mr. Speaker: Pending.

تحاریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his adjournment motion No. 191 in the House.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے میں حکومت کا اور خاصکر سیکرٹری ورکس اینڈ سروسز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب میں نے یہ بات کی تو انہوں نے گورنمنٹ کو بہت بڑے نقصان سے بچایا اور میرا جو Concern تھا، وہ ختم ہو گیا اس لئے میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اوہو، تھینک یو۔ شکر ہے۔ Shah Hussain Khan, Shah Hussain Khan Alai Sahib, to please move his adjournment motion No. 194. Ji, please.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ مورخہ 6 جولائی 2010ء کو روزنامہ 'مشرق' میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں تمام تعلیمی اداروں مثلاً سکولوں، کالجوں بشمول میڈیکل وانجینئرنگ کالجوں میں داخلے کیلئے حافظ قرآن کے بیس اضافی رعایتی نمبرات کی سہولت ختم کی گئی (اخباری تراشہ مہیا کیا گیا) جو کہ نہایت افسوناک اور باعث تعجب ہے۔ حکومت نے مذکورہ نمبرات ختم کر کے حافظ قرآن طلباء و طالبات کے ساتھ، قرآن مجید کے ساتھ ظلم کے مرتکب پائی گئی ہے کیونکہ انگریزی تعلیم کے ساتھ قرآن مجید کا ایک پارہ حفظ انتہائی مشکل اور محنت طلب کام ہے اور معجزے سے کم نہیں۔ حافظ قرآن کیلئے رعایتی نمبرات کی سہولت کی خاطر لوگ دنیاوی فائدے کے ساتھ آخرت سنوارنے کیلئے قرآن مجید حفظ کرتے ہیں لیکن

حکومت کی مذکورہ پابندی سے ان لوگوں کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے حالانکہ تمام تعلیمی اداروں میں سپورٹس اور دوسرے رعایتی نمبرات دیئے جاتے ہیں لیکن حکومت قران مجید کے اضافی نمبرات ختم کر کے اسلام اور قرآن دشمنی کی مرتکب ہوئی ہے، لہذا ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر حکومت حافظ قرآن کیلئے بیس رعایتی نمبرات بحال کر کے حق داروں کیلئے شفاف طریقہ کار اختیار کیا جائے تاکہ قرآن مجید کا تقدس بحال ہو سکے اور لوگ زیادہ سے زیادہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے حفظ کی طرف مائل ہو سکیں اور طلباء وطالبات کی بے چینی ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر، دیکښې خبره دا ده چه یو طرف ته خو اللّٰه تعالیٰ خپل بندیانو له احترامونه ورکوی، دوئ نوازوی د کراماتو نه او بل طرف ته مونږ هغه څیزونه ختموؤ کوم باندے چه خدائے پاک خوشحالیږی۔ لکه وائی، فرمائی چه یو حافظ قرآن به لس کسان جنت ته بیائی پخپل سفارش باندے او د حافظ قرآن والدینو ته به داسے تاج په سر ایږدی د قیامت په ورځ باندے چه د هغے رڼړا به د سپوږمئ او د نمر نه زیاته وی۔ یو طرف ته خو دا ئے انعامونه دی او بل طرف ته حالات داسے دی او مونږه پکښے دا ختموؤ، نو دا ډیره غیر مناسب خبره ده۔ مهربانی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، جناب آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن۔ جی، سردار بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: مهربانی۔ سپیکر صاحب، شاه حسین خان چه د کومے خبرے ذکر کړے دے، زما یقین دا دے چه سپیکر صاحب، دا د پیښور نه چه زمونږ یو روزنامه ده، مقامی روزنامه ده، د هغوی د خبر حواله ئے ورکړے ده ځکه چه زمونږ ډیپارټمنټ داسے هیڅ نوټیفکیشن نه دے کړے چه خدائے مه کړه چه کوم مراعات د قرآن پاک حافظانو ته ملاؤ وو، مونږ نوټیفکیشن داسے نه دے کړے چه مونږ واپس کړی دی، بیا خو مونږ نه پوهیږو چه په کوم بنیاد باندے دوئ دا خبره کوی، دا خود اخبار یو تراشه ئے راغستے ده او هغه ئے بنیاد جوړ کړے دے، لهذا زمونږ ډیپارټمنټ داسے نوټیفکیشن نه دے کړے چه مونږ فیصله واپس اغستے ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔ دا تش په اخبارونو پسے مه ځه کنه یره، اخبارونه خو هر څه وائی۔

جناب شاہ حسین خان: د هغه اخبار خلاف د دوئ کارروائی اوکړی چا چه دا کړی دی کنه جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بس دے ، دا منسٹر صاحب بنه په غټ فلور باندے ایشورنس درکړو، د دے نه بغیر نور څه وی؟ دا د اخبارونو ورونړه ناست وی، دوئ خو پکښے څه نه وائی خو د دوئ مالکان چه دی کنه، د هغے ترسکونولو د پاره دا شوشے جوړوی، د میډیا دا ورونړه خو ښه دی، دوئ خو رپورټنګ صحیح کوی خو هغه مالکان ئے د پوهولو دی جی۔

توجہ دلاؤنوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Javed Khan Abbasi Sahib, please move your call attention, please.

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much ۔جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہزارہ ڈویژن کے واحد بڑے ہسپتال، ایوب میڈیکل کمپلیکس میں تین گروپس اپنی سیاست چمکا رہے ہیں اور آئے روز ہڑتال کی کالیں دے رہے ہیں جس کی وجہ سے مریض ان کی سیاست کی نذر ہو رہے ہیں، سیلاب اور زلزلہ کے متاثرین مزید متاثر ہوئے ہیں، نیز ہسپتال میں جناب سپیکر، بغیر ٹیسٹ اور انٹرویو کے تقریباً پانچ سو آدمیوں کو غیر قانونی طور پر بھرتی کیا گیا ہے جس سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔جناب سپیکر، ہم یہاں کوئی معاملہ اسلئے آپ کی توجہ میں لاتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ اگر کہیں غلطی ہو رہی ہے تو حکومت اپنے ذمہ نہ ڈالے بلکہ وہ اس معاملے کی Correction کرے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہتر یہ ہوگا، ہیلتھ منسٹر صاحب نہیں ہیں، کوئی جواب دے گا ان کی جگہ؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی، اس کو پینڈنگ کر دیں۔

Mr. Speaker: Thank you. This is kept pending.

جناب محمد جاوید عباسی: یعنی چار تاریخ کو اگر یہ پھر آجائے سر، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

Mr. Speaker: This is kept pending. Honourable Israrullah Khan Gandapur Sahib. Not present, it lapses.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صنعتی روابط، مجریہ 2010ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Labour, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Industrial Relations Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

جناب شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب-----

جناب عبدالاکبر خان: دا Consideration motion دے ؟

جناب سپیکر: نه ورومبے موشن موؤ کړه جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نه شیر اعظم خان د عمرے نه-----

Minister for Labour: In response of the motion moved by Mufti Kifayatullah Sahib, I am going to respond with justification Clausewise------

(Interruption)

Minister for Labour: Okay, okay. Yes Mr. Speaker, I beg to move Khyber Pakhtunkhwa Industrial Relations Bill, 2010 and this may be taken into consideration.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the Khyber Pakhtunkhwa Industrial Relations Bill, 2010 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

اصل میں شیر اعظم خان عمرے کیلئے گئے تھے اور بڑے خلوص دل سے عمرہ ادا کیا ہے اسلئے یہ دنیاوی کام شاید چھوڑ دیئے ہیں۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب سپیکر: لگ رہا ہے کہ، لگ رہا ہے کہ ان کی بالکل لائن بدل گئی ہے دوسری طرف جی۔

Mr. Speaker: 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honouralbe Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may

stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in Clause 4 of the Bill. Honourable Mufti Kifayatullah Sahib.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 4, before the word "President" the word "Chairman"and comma may be inserted. جناب سپیکر! ذاتی طور پر تو اس بل کو میں نے پڑھا ہے اور میں وزیر صاحب سے بہت خوش ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا اور جامع انڈسٹریل بل لایا ہے، ایکٹ لائے ہیں اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ مزدوروں کیلئے، آجر اور اجیر دونوں کیلئے یکساں مفید ہے-----

جناب سپیکر: بہت اچھی خبر ہے۔

مفتی کفایت اللہ: بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو پبلک کر دیا جائے، اخبارات میں اس کو شائع کر دیا جائے، محکمہ اس کو شائع کرے اور تمام لوگ اس پر عمل کریں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ مزدوروں کا مستقبل بہتر ہو سکتا ہے۔ ہمارے ہاں تھوڑی سی مجبوری ہوتی ہے کہ ہم امنڈمنٹس کے بعد کوئی بات نہیں کر سکتے تو قانونی تقاضے پورے کرنے کیلئے میں امنڈمنٹ لایا ہوں اور وہ صرف یہ ہے کہ جہاں جہاں آپ نے پریذیڈنٹ لایا ہے، وہاں آپ Oblique کر کے چیئرمین کریں، ہو سکتا ہے کہ بعض ایسے ٹریڈ یونینز ہوں، فیڈریشنز ہوں یا کنفیڈریشنز ہوں کہ وہاں پر پریذیڈنٹ موجود نہ ہو تو وہاں پر چیئرمین کا عہدہ زیادہ موثر ہوتا ہے، اگر اس کو Oblique کر دیا جائے تو اس کی حسن میں اضافہ ہو جائے گا اور میں اس پر زیادہ زور نہیں لگاؤنگا، اگر وزیر موصوف اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ میرا اس ترمیم سے مقصد یہ تھا کہ میں اتنے اچھے بل اور اچھی محنت پر وزیر محنت کا شکریہ ادا کروں۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر محنت: مفتی صاحب ہمارے Brother, colleague اور ہمارے بڑے Respectable ہیں لیکن جو موشن اس نے پیش کی ہے، یہ Justify نہیں ہے، In no case because under the national and all the international treaties there is no provision of chairman, all of them are presidents as well as secretary general-----

(Interruption)

جناب سپیکر: یہ غلام محمد صاحب، غلام محمد صاحب اور آپ یہ منی اسمبلی بند کریں، اپنی سیٹ پر جائیں۔ Disturbance پیدا کر رہے ہیں آپ لوگ لیجسلیشن میں، لیجسلیشن کے وقت کوئی وہ نہ ہو، پرائیویٹ اسمبلی نہیں چلے گی۔ جی۔

Minster for Labour: So the motion is not justified and he can not be accommodated, we oppose it and we can not support it. There is no provision of chairman, always with that regard the registration of the unions. Mr. Speaker, union is always, all -----

(Interruption)

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ، هغه مفتی صاحب Satisfy دے۔

Minister for Labour: There is a president as well as secretary general, no provision of chairman, he wants to insert the chairman in treaty.

جناب سپیکر: کیا آپ-----

مفتی کفایت اللہ: میں واپس بھی لیتا ہوں، اس کو Press بھی نہیں کرتا۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Okay. The amendment has been withdrawn, therefore, the original Clause 4 stands part of the Bill. Clauses 5 to 73 of the Bill: since no amendment has been moved by any honouralbe Member in Clauses 5 to 73 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 to 73 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 5 to 73 stand part of the Bill. Amendment in Clause 74 of the Bill: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in Clause 74 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 74, for the word “five”, the word “three” may be substituted.

جناب سپیکر! یہ Penalty دے رہے ہیں، اس کے بعد-----

جناب سپیکر: دا پانچ تا سو کمول غواړئ، پانچ هزار نه ئے تین هزار کوئ؟

مفتی کفایت اللہ: او جی، دوئ پانچ ورکوی Penalty for other offence کبنے او دوئ پانچ هزار ایښودے دی نو یو سزا ده، یو د سزا تصور دے، سزا جزا خو وی کنه جی؟ دیکښے هغه علامت او ټوکن مناسب وی، هلته زیاتے پیسے مناسب نه وی، د دے د پاره ما دا مناسب ګنړلے دے جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر۔

وزیر محنت: سر، مفتی صاحب کی Proposal اپنی جگہ لیکن جہاں تک قانون کی بات ہے، If you want to reduce the fine, it would amount to make the laws ineffective. This is why it can not be supported, it is opposed and there is no provision.

جناب عبدالاکبر خان: سر، Five thousand ہے، وہ تو ایک ہزار بھی ہو سکتا ہے، پانچ سو بھی ہو سکتا ہے۔

Minister for Labour: It's maximum.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، It is maximum تو مطلب ہے کہ اگر سزا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب ہے کہ اس میں گنجائش ہے کہ Up to Five thousand۔

وزیر محنت: ہاں۔

جناب سپیکر: یہ ضروری نہیں ہے کہ Five thousand ہو۔

وزیر محنت: ورنہ اس طرح اس قانون کو غیر مؤثر کرنے کے مترادف ہے اسلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

وزیر محنت: اسلئے سپیکر صاحب، اس کو بڑھایا جائے بجائے اس کو Reduce کرنے کے۔

Mr. Speaker: Which may extend to five thousand?

وزیر محنت: اور مفتی صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ He may withdraw۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں تو ایک فلسفے کی بات کرتا ہوں کہ سزا اور اس کا تصور، یعنی آپ بچے کو ماریں گے نہیں، آپ اس کو مار سے ڈرائیں گے اور جب آپ بچے کو ماریں گے تو پھر تو وہ Dead ہو جائے گا پھر وہ سبق نہیں پڑھے گا اور سزا کیلئے تیار ہو جائے گا اسلئے کہ تھپڑ اتنا شدید نہیں ہوتا۔ میں سزا کے تصور کی بات

کر رہا ہوں، وہ تین ہزار تک بھی آ سکتا ہے لیکن خیر ہے آنریبل منسٹر نے ریکویسٹ کی ہے تو میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: As the amendment has been withdrawn, therefore, original Clause 74 stands part of the Bill. Clauses 75 to 85, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 75 to 85 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 75 to 85 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 75 to 85 stand part of the Bill. The Schedule and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صنعتی روابط، مجریہ 2010ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now honourable Minister for Labour, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Industrial Relations Bill, 2010 may be passed.

Minister for Labour: Mr. Speaker, I beg to move that the Industrial Relations Bill, 2010 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Industrial Relations Bill, 2010 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applauses)

تحریک التواء نمبر 189 پر بحث

Mr. Speaker: Janab Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please start discussion on your adjournment motion No. 189, already admitted for discussion under rule 73 of the Provincial Assembly of NWFP, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Janab Qasim Khan Khattak Sahib.

(Applauses)

جناب سپیکر: جناب قاسم خان خٹک صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی دے پسے بہ تا سو او کړئ۔

میاں نثار گل کاکاخیل: سر، زما پوائنٹ آف آرډر دے چه په کرک کښے مونږ ته د لاء اینډ آرډر یو مسئله۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: ډیره ضروری ده، دا زر کوؤ جی، دغه بیله خبره ده، دغه کوؤ۔

جناب سپیکر: اودریږه، دوئ شروع شی، بیا به تاسو اووایئ کنه، په دے باندے که بل څه۔۔۔۔۔

میاں نثار گل کاکاخیل: میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ کرک میں پرسوں جلوس نکلا ہے، سکول بند ہوا ہے، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے تو اس کے متعلق ہم بات کرنا چاہتے ہیں، میں اور ملک قاسم صاحب، اس کے بعد پھر اس کو فلور دیں اس پر۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریه جناب سپیکر، میاں صاحب چه کومه خبره کوی، هغه زهٔ کوم چه زمونږ په کرک ضلع ډیر لوئے د محرومئ شکار ده جی، هلته کښے یو فوکس گرامر سکول دے، وہاں فوکس گرامر پبلک سکول ہے، وہ بہت معیاری تعلیم دیتا تھا مگر آج کل وہ سیاسی مصالحت کا شکار ہے اور پورے سکول کو وہاں پولیس طلب کی گئی ہے اور لوگوں کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی ہے تو جناب شیر اعظم صاحب تشریف فرما ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ وہاں سیاسی مداخلت ختم ہو اور وہاں اس طریقے سے سکول کو چلایا جائے جیسے پہلے تھا، وہاں بہت سے لوگوں کی امیدیں وابستہ تھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب! میں نے آپ کو ڈسکشن کیلئے کہہ دیا اور آپ کہاں چلے گئے؟

ملک قاسم خان خٹک: چلو جی، چلو چلو جی، شکریہ جی۔ میاں صاحب یہی کہہ رہا تھا تو میں نے اسلئے کہا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لږ صبر اوکړئ، دے باندے بیا اووایئ کنه۔ شیر اعظم صاحب اس وقت تک بیٹھیں گے جب تک آپ کی بات نہ سنیں، آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی، اسمبلی رولز کے تحت چلتی ہے، جب ایک موشن پیش ہو جاتی ہے، میں فلور دے دیتا ہوں تو اس میں اور کسی چیز کی اس وقت تک گنجائش نہیں ہوتی جب تک وہ معزز رکن اپنی ڈسکشن اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لوگ اپنی ڈسکشن ختم کریں پھر اس کے بعد دوسری موشن جو بھی آپ کہیں گے تو موؤ کریں گے۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، نن دا یو اهم تحریک التواء زما د بحث د پاره ایښودے شوے دے۔ جناب والا، په دے صوبه باندے Last month چه دا کوم طوفان راغلے وو، دا یو سخت طوفان وو د سونامی په شکل کښے او د طوفان نوح په شکل کښے۔ جناب والا، چه دا کوم نقصانات شوی دی، دے باندے چه څومره خبرے اوکړئ نو دا کمے دی۔ جناب والا، په دے سیلاب کښے تهٔ وینے چه سیلاب ته څومره امداد ونه، مونږ اپیلونه چه کوم دے دے ورلډ ته اوکړل چه مونږ ته امداد راکړئ، دا خلق او ټول ورلډ مو دے ته متوجه کړو چه دے طرف ته راشئ۔ جناب والا، چه دا څومره اموات شوی دی، الله د آجرونه ورکړی، خدائے پاک د اوبخښی او مونږ دا خبره کوؤ چه په دے سیلاب کښے، په موجوده صورتحال کښے د صوبائی حکومت د طرف نه دا کومه اقرباء پروری او کوم سیاسی مداخلت اوشو نو جناب والا، دا ډیر قابل افسوس دے۔ جناب والا، لکه څه رنګے مخکښے مونږ په دے فلور باندے بحث کړے وو، اوسه پورے هیڅ قسم ته اصلاح د دے نه ده شوے او ټوله صوبه متاثر ده۔ جناب والا، دے ته چه څومره امداد راغلے دے، هغه تهٔ وینے چه د مارکیټونو نذر دے۔ هر څه اوپن چه کوم دے، هغه چینی، هغه غوړی او هغه سامان چه کوم راغلے دے، هغه په اوپن مارکیټونو کښے خرخیږی او جناب والا، هغه قسم ناجائز حرکتونه پکښے اوشول چه د هغے نه زمونږ سترګے اوشرمیدے، بهر دنیا مونږ ته حیرانه ده جی او هغوی مونږ ته امداد نه راکوی۔ مونږه خپلے نعرے وهو جناب والا، صرف د دے وجه نه چه په دغه باندے هیڅ قسم اوسه پورے مونږ ته توجه رانکړے شوه او جناب والا، زهٔ افسوس دا کوم چه د پی ډی ایم اے نه مونږ ته کوم فګرز ملاؤ دی که دا تاسو اوګورئ، هغے کښے دومره لوئے تضاد دے جناب والا چه زمونږ په ضلع کښے آٹھ هزار متاثرین دی، آٹھ هزار کورونه برباد دی، 23 اموات شوے دی لیکن زما په اندازه باندے 26 اموات دی خو 23 اموات پی ډی ایم اے ریکارډ کړی دی۔ د هغے نه بعد 63 زخمیان دی چه هغه شرح اموات او زخمیان د نورو ضلعو نه ډیر زیات دی۔ جناب والا، زهٔ افسوس

کوم او که دلته د پی ډی ایم اے فګرز اوګورم نو زمونږ ضلع ته ئے صرف سو ټینټونه ورکړی دی، سو ټینټونه او ډیر په افسوس باندے چه زما خلق ټول دربدر دی، پردو خلقو ورته خپل کورونه ورکړی دی او هغه ټینټونه چه کوم ورکړے شوی دی، هغه د پی ډی ایم اے په ریکارډ کښے دلته Nil دی او بل طرف ته په نورو ضلعو کښے که تاسو سوچ اوکړئ جی، دلته ما د ټولو اضلاع فګرز راغستی دی نو په دیکښے د کرک سره بالکل د سوتیلی ماں شان سلوک شوے دے۔ هغه ورځ ګوره زهٔ چارسدے ته لاړم، یو بدمعاش قسم ته خلق په دے باندے قابض دی، دا ټینټونو کښے ټول چه کوم دی ما اوکتل۔ جناب والا، زمونږ Open د پارټۍ چه په دیکښے کوم کردار دے، په ټوله صوبه کښے چه کوم دے او مونږ ته په خپله پارټۍ باندے رشک دے چه هغے څومره امداد کولے شو خو زهٔ افسوس کوم جناب والا چه ما ته خو سو ټینټونه ملاویږی او ما سره Neighbour ضلع ده لکی مروت، چه د هغے د نقصان او زما په نقصان کښے هزار بار فرق دے، هغوی ته 785 ټینټونه ملاویږی او جناب والا، هم دغه نمونه ما ته صرف تیس لاکھ روپۍ د لوکل ریلیف د پاره ملاؤ دی۔ جناب والا، مخکښے مونږ ته ئے کوم نقصانات په ګوته کړی وو او زهٔ ډیر افسوس کوم جناب والا، کمبلے اوګورئ چه دا کوم قسم مونږ سره اوسه پورے ظلم کیږی؟ جناب والا، تاسو دے ته اوګورئ چه اوسه پورے پبلک هیلتھ انجینئرنګ، زمونږ ټول انفراسټرکچر تباه دے، روډونه مو تباه دی، سړکونه مو ټول برباد دی او اوسه پورے یوه پیسه زما ضلع ته یا نور چرته چه زهٔ ښتنه کوم، اوسه پورے څه نشته، اخر مونږ به څه کوؤ؟ ډیر افسوس ما ته دا دے چه مونږ یونیسف سره رابطه کوؤ، یو ایس ایډ سره رابطه کوؤ جناب والا، پی ډی ایم اے، زمونږ ډیرے ضلعے چه دی جنوبی اضلاع، زما ضلع ئے رپورټ کړے نه ده چه هغے ته لاړ شی، دا نورے امدادی ایجنسۍ هلته کښے ښه دغه نمونه امداد اوکړی۔ جناب والا، دغه نمونه مثال۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، جی۔

<u>ملک قاسم خان خټک:</u> نو جی دغه ما ته ډیر لوئے افسوس دے او بهر دنیا کښے مونږ ډیر زیات بدنامیږو لګیا یو، څه څه اونه شول په دے صوبه کښے؟ جناب والا،

نور خلق به هم په دے باندے خبرے کوی خو زهٔ صرف دا وایم چه د خدائے د پاره او ما هغه ورځ هم اووئیل چه مونږ ته یو موقع پاتے ده چه مونږ توبه گار شو، د وزیر اعلیٰ نه واخله تر اقلیتی ممبر پورے، په خدائے باندے یقین اوکړه چه لوئے طوفان نوح راروان دے په مونږ باندے، توبه به مو نه وی اوښکلے او چه د نن نه دا معاهده اوکړو چه مونږ به هیڅ قسم کرپشن نه کوؤ، که هر څوک دی او زهٔ دا وایم چه د نن نه مونږ دا معاهده اوکړو، جی دومره ظلم، سر! ما ته تاسو توجه خو اوکړئ کنه جی؟ اخر کار هغه ورځ مے هم تاسو ته وئیلی وو چه دا قسم ته طوفان راروان دے چه سرونو باندے مو-----

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب! لس قسمه ایشوز نور هم روان دی، تهٔ خپلے خبرے کوه، وزیران صاحبان ناست دی، هغوی به جواب درکوی۔

ملک قاسم خان خٹک: د سروے بوټی کښے به ناست یو او ورته به گورے، تهٔ کافر کیږے که توبه د اونه ویستله، دا یو موقع الله تعالیٰ تاسو ته درکړے ده، که نه وی نو مونږ سره الفاظ نشته۔ دا بهر گلئ ته اوځه، دے روډونو ته اوځه، مونږ نه څه جوړ شو جی؟ او ډیر افسوس دے چه مونږ په دے باندے، بس خبره دا ده چه اوگټه پیسے بچیه زور اولگوه، پیسه په پیسه، پشتو په پشتو هور اولگوه، زمونږ صرف او صرف دا خیال دے چه اوخورو او جمع کړو، دغه یو مثال چه کوم دے، بهر د خلقو زمونږ متعلق بله تذکره نشته، دا ایم پی ایز حضرات ئے په سترگو کښے دی، دا وزیران ئے په سترگو کښے دی او مونږ سره څه کیږی جی؟ شکریه جی، ډیره مهربانی جی او زهٔ بیا ریکویسټ کوم چه مونږ سره د دا دومره ظلم نه کیږی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔ اودریږه، بل رقیب شته کنه، تهٔ خو وروستو یے۔

میاں نثار گل کاکاخیل: *شکریہ جناب سپیکر۔ معذرت کرتا ہوں کہ ملک قاسم صاحب سیلاب پر بات کر رہے تھے لیکن درمیان میں بہت ہی ضروری بات، شیر اعظم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، جناب سپیکر! شیر اعظم صاحب نے ایک بل بھی پیش کیا، شکر الحمد للہ اور آپ نے یہ بھی کہہ دیا کہ اس نے دنیاوی کام بھی چھوڑ دیئے، یہ بھی شکر ہے الحمد للہ لیکن اس سے ایک دن پہلے ضلع کرک میں ایک فوکس گرائمر سکول،*

میرے خیال میں درانی صاحب کو پتہ ہوگا کہ جب اس وقت درانی صاحب چیف منسٹر تھے، پریذیڈنٹ مشرف آئے ہوئے تھے اور اس وقت پریذیڈنٹ مشرف نے اس فوکس گرائمر سکول میں جلسہ کیا تھا جس کی میں بات کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ سکول ڈسٹرکٹ کرک میں ہے اور ڈسٹرکٹ کرک میں یہ جس جگہ واقع ہے، وہ میرا حلقہ بھی ہے۔ میں معذرت سے کہنا چاہتا ہوں کہ شیر اعظم صاحب میرے دوستوں میں بھی ہیں اور بنوں سے Belong کرتے ہیں، بڑے اچھے اور شریف آدمی ہیں، منسٹر بھی ہیں لیکن بات یہ ہے کہ سکول کے مسائل میں ڈھائی سال تک جب بھی کوئی مسئلہ آیا ہے تو اس نے کبھی بھی ہمیں On board نہیں لیا اور نہ ہی کوئی بات کی۔ اس میں یہ ہوا کہ آج سے ایک دن پہلے، میں نہ ایڈمنسٹریشن کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں کہ اچھا ہے یا برا ہے، میں نہ سٹاف کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں کہ اچھا ہے یا برا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک اچھا سکول جو ٹھیک ٹھاک چل رہا تھا اور ضلع کرک میں بہت سے لوگ پہاڑوں سے آکر اس سکول میں ایجوکیشن حاصل کرتے تھے جناب سپیکر، اس سکول کے پاس انڈس ہائی وے بھی گزرا ہے، آج سے ایک دن پہلے اس سکول کے بچوں نے احتجاج کیا ہے اور سکول کے بچوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا ہے، وجہ کیا ہے؟ میں کل پورا دن ان کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا، میں ان کی عزت کرتا ہوں اور قابل احترام سمجھتا ہوں، میں نے اسلام آباد بھی ان کو فون کیا لیکن مجھے ملا نہیں۔ اس کے بعد رات کو میں نے ان کے ایک سیکرٹری صاحب، جو سات سال تک اس ڈیپارٹمنٹ پر براجمان ہیں، سات سال سے اس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری ہیں، کو میں نے رات کو نو بجے فون کیا اور میں نے کہا کہ بھئی بات یہ ہے کہ میرا حلقہ ہے، میرے ساتھ اس کے متعلق آپ کوئی بات کریں تو مجھے جواب یہ دیا جا رہا ہے کہ اس کے متعلق عتیق الرحمان صاحب آئے تھے، سیکرٹری صاحب مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ عتیق الرحمان صاحب ہنگو سے Belong کرتے ہیں، ملک قاسم صاحب، کچھ اور لوگوں اور ہم نے فیصلے کئے ہیں۔ جناب سپیکر، صاحب میں یہ کہنا چاہتا ہوں شیر اعظم صاحب کو کہ کل خدانخواستہ اگر میں لوگوں کو کنٹرول نہ کرتا تو ہو سکتا ہے کہ انڈس ہائی وے بند ہو جاتا۔ وجہ یہ تھی کہ لوگوں نے میرے ساتھ رابطے کئے، میں نے انہیں کہا، ادھر ایک بندہ ہے جو کہ ایک قبیلے سے Belong کرتا ہے، ان کے معززین کو یہ الفاظ ہیں کہ میں بہت بڑا زور آور آدمی ہوں، میری Approach بہت دور تک ہے اور مجھے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اب وہ کون ہے؟ اس کے متعلق میں اس ایوان میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی انکوائری ہونی چاہیئے ورنہ اگر یکطرفہ فیصلے ہوئے تو میں اس فلور پر کہتا ہوں کہ کرک میں آج کے بعد اگر اس سکول کیوجہ سے کوئی لاء

اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا تو پھر میں وہی کہوں گا کہ وہ سیکرٹری صاحب جو براجمان ہیں اور شیر اعظم صاحب کو میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ایسی جلد بازی نہ کریں کہ ملک قاسم صاحب اور آپ بیٹھ جائیں، میں اس حلقے کا نمائندہ ہوں، اس حلقے سے میں Belong کرتا ہوں اور میرے ساتھ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی۔ شیر اعظم صاحب! اس کا نوٹس لے لیں۔ ابھی فلڈ پہ کچھ بات کرنی ہے۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ایڈجرنمنٹ موشن ہے فلڈ پہ۔۔۔۔۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> نہیں جی، کروڑوں کا نقصان ہوا ہے، شیشے توڑے گئے ہیں، دروازے توڑے گئے ہیں، فرنیچر توڑا گیا ہے، یہ کس نے کیا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> اس کا خصوصی نوٹس لے لیں۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> مجھے جواب چاہیئے اس لئے کہ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی سیلاب پہ کچھ بولنا ہے؟

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> بات تو ہوئی ہے لیکن یہ بھی سیلاب میں بہہ گیا نا، یہ پورا سکول سیلاب میں بہہ گیا اور اس کے لڑکے فٹ پاتھوں پہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیلاب سے اہم مسئلہ یہی ہے کہ میرا حلقہ ہے جو کہ آگ بگھولا ہو رہا ہے، میں اس پہ یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں ہاؤس کو ایڈجرن کر رہا ہوں۔ سیلاب پہ آ جائیں، سیلاب پہ بات کریں۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> میں صبح سے پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھ رہا ہوں، بیٹھ رہا ہوں، میں بیمار بھی ہوں اور خدا کی قسم میں اس لئے آیا تھا کہ اس کے متعلق آج ایوان میں آپ سے یہ شکایت۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس وہ ہو گئی، بس آپ کی بات ہو گئی جی۔ مولوی عبید اللہ صاحب۔ مولوی عبید اللہ، سیلاب پہ کچھ بات کرنی ہے۔ اس کے ساتھ آپ بیٹھیں گے جی، اس وقت ضرورت نہیں ہے، ان کے ساتھ آپ بیٹھ جائیں، یہ ایڈجرنمنٹ موشن سیلاب پہ ہے۔

<u>حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت):</u> جناب سپیکر صاحب! یہ میاں نثار صاحب نے سکول کے متعلق جو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی، شیر اعظم صاحب! میں تو ممبران صاحبان کو اس لئے تھوڑی سی گنجائش دیتا ہوں کہ اپنے حلقے کی فریاد آپ تک پہنچا دیں، گورنمنٹ تک پہنچا دیں۔

وزیر محنت: جناب سپیکر! آپ مجھے اجازت دیں کہ جو کارروائی ہم نے کی ہے، وہ مجھے کہنے دونا؟

جناب سپیکر: نہیں، ابھی ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کریں۔

مولوی عبیداللہ: وزیر صاحب! آپ کیلئے بہت بڑے مواقع ہیں، بیٹھیں پھر بات کریں۔ وزیر صاحب! ہمیں موقع دے دیں، شیر اعظم صاحب! آپ ہمیں بھی موقع دیں، آپ وزیر ہمیشہ بولتے رہتے ہیں۔

Mr. Speaker: Ji, no cross talk-------

جناب سپیکر: تاسو تہ بیا موقع درکوم، اوس ھغوی تہ مے فلور ورکڑے دے۔ جی مولوی عبیداللہ صاحب! سیلاب باندے، Only سیلاب باندے خبرے دی جی۔

مولوی عبیداللہ: حمداً والصلوۃ اللہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جناب سپیکر صاحب، ډیر مشکور یم چہ تاسو ما لہ ټائم راکړو۔ بات میں اردو میں کروں؟ ابتداء میں ایک شعر سے کرلیتا ہوں، شاعر فرماتے ہیں کہ:

اے اہل نظر ذوق نظر خوب ہے لیکن جو شے کی حقیقت کو نہ سمجھے وہ نظر کیا

جناب سپیکر صاحب! سیلاب کے متعلق میرا ضلع کوہستان جو کہ آج تک Dead ہے، مرا ہوا ہے، اس کی ایک سڑک بھی کھلی ہوئی نہیں ہے اور سینکڑوں نہ کہوں تو بیسوں کلومیٹر دور لوگ اپنے کندھوں پر دو تین چار پانچ، دس دس سیر لے جاکر اپنے بچوں کو پال رہے ہیں لیکن میں اس کی بات بعد میں کروں یا نہ کروں یا کل کروں مگر مجھے اپنے کوہستان کی بات کہنا بھیک لگتی ہے، مجھے اسمبلی میں بیٹھنے کے اوقات اچھے نظر نہیں آرہے ہیں۔ ہمارے جو کاروباری لوگ ہیں، ان کا کاروبار مجھے اچھا نظر نہیں آرہا ہے۔ ہماری جتنی ایجنسیاں ہیں، جتنے ہمارے محکمے ہیں اور ہر ایک محکمے کی وزارت کے سارے کام مجھے اچھے نظر نہیں آرہے ہیں، پھیکے نظر آرہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میرا گھر محفوظ نہیں ہے۔ آپ خود سمجھیں اسمبلی میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے دفتر یا کسی اور دفتر پر کل باہر سے کوئی دشمن فائر کرے، کوئی بم بلاسٹ کرے تو کیوں آپ اس اسمبلی میں آرام سے بیٹھ کر کارروائی کر سکیں گے؟ کبھی نہیں، کبھی نہیں، کبھی نہیں۔ آپ سوچیں اور آپ ذرا فکر کریں کہ ہمارے ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ امریکہ بہادر، ہمارے درانی صاحب فرما رہے ہیں کہ افغانستان میں وہ ہار رہا ہے لیکن نہیں، میں اس پہ متفق نہیں ہوں، وہاں وہ قابض ہے، وہاں ہمارے مسلمانوں کو تہس نہس کر رہا ہے، مسلمانوں کو نہیں بلکہ ہمارے نظریہ اسلام کو تہس نہس کرنے کیلئے وہاں بیٹھا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ نہیں، وہ ہار رہا ہے، وہ کبھی نہیں ہار رہا، وہ وہاں جیت کے آپ کے ملک میں آرہا ہے۔ کل اس نے جو کچھ کیا ہے، ہمارے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کیا ہے اور آج ہمارے آفیشلز کو جو

ہماری فوج کا ایک نکتہ ہے جو کہ ایف سی ہے، ان کو ہلاک کر رہا ہے۔ ہم کیا کر رہے ہیں؟ بس یہاں احتجاج کر رہے ہیں، یہ بہت بڑی بے غیرتی ہے، بہت بڑی ناانصافی ہے اور اسی طرح ہمیں نہ یہ اسمبلی چلانی چاہیئے اور نہ ہمیں اسمبلی چلانے کا کوئی ذوق ہے، نہ میں اپنے گھر میں رہ سکتا ہوں اور آپ بھی اپنے گھر میں نہیں رہ سکتے، اس قسم کے بے ذوق ملک میں رہنا یہ ہمارے لئے بے غیرتی ہے اور اس سے اچھی بات تو یہ ہے کہ ہم اسمبلی سے باہر رہیں۔ ہمارے ملک میں یہ کیا ہو رہا ہے، ہمارے فوجیوں کو کہیں کہ ہمارے دشمن کے جو ہیلی کاپٹر ز ہیں، اس میں سے کسی ایک کو تو گرائیں ناتا کہ دوسروں کو سبق مل جائے، اسی طرح زندگی بسر کرنا گمنامی سے اور کوئی نہیں ہو گی۔ ہندوستان میں دیکھیں تو ہمارے سینکڑوں مسلمان مر رہے ہیں لیکن ہماری حکومت خاموش ہے، کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ مجھے ان اسمبلیوں پہ شرم آ رہی ہے۔ آپ لوگ سوچیں کیا قومی اسمبلی میں بڑے بڑے ٹھاٹ بھاٹ میں نہیں آ رہے ہیں، یہ کوئی اسمبلی چلانے کا طریقہ ہے؟ ہم یہاں جو بیٹھے ہیں تو ہمارے سر شرم سے جھک جاتے ہیں اور جب تک ہمارے یہ بھائی محفوظ نہیں ہونگے تو اس وقت تک ہماری اسمبلیاں بے فائدہ ہیں۔ دشمن ہمارے ملک کو تباہ کر رہے ہیں اور ہم خوش ہو رہے ہیں کہ ہم اسمبلیاں چلا رہے ہیں؟ یہ کوئی اسمبلی نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سیلاب پر، سیلاب۔۔۔۔۔

مولوی عبید اللہ: جب تک ہمارا ملک ایسے دشمنوں کو مناسب اور غیرت مند جواب نہیں دے گا تو جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ نہ آپ کی اسمبلی کوئی اسمبلی ہے اور نہ قومی اسمبلی کوئی اسمبلی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ پوائنٹ کی طرف آ جائیں، پوائنٹ پہ بولیں سیلاب پہ۔ ایڈجرنمنٹ موشن سیلاب کی ہے۔ سیلاب پہ کون بولنا چاہتا ہے؟ Only سیلاب۔ جی، جاوید عباسی صاحب۔

جناب جعفر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: اودریږه، د جاوید عباسي صاحب نه پس جي۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! زهٔ په سیلاب باندے خبرے کول غواړم نو که تا سو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه، اوس مے فلور هغوی ته ورکړو، بیا ورپسے شئ کنه جي؟ خو د جمعے ورځ هم ده۔ جاوید عباسی صاحب! دو دو منٹ سے زیادہ نہیں بولنا ہے۔ Only two minutes.

جناب محمد جاوید عباسی: اچھا۔ جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Only two minutes.

جناب محمد جاوید عباسی: یہ سب کیلئے ٹائم مقرر ہو تو میرے لئے بھی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، سب کیلئے، سب کیلئے۔ آپ تمہید باندھتے ہیں دس منٹ میں۔ تجویز ونه را کړئ۔ تجاویز دے دیں تو بہتر ہوگا کیونکہ تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد ہم نماز پڑھیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: ٹھیک ہے جناب سپیکر۔ تھینک یو ویری مچ۔ میں قاسم خان کی جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تجاویز دے دیں، تقریروں سے کچھ نہیں بنے گا۔

جناب محمد جاوید عباسی: ویسے تو ہماری تجاویز سے بھی شاید کچھ نہ بنے لیکن پھر بھی ہم اپنی بھڑاس نکالنے کیلئے یہاں بات کر لیں گے جناب سپیکر، ورنہ بننا کیا ہے؟ میں تجاویز پہ آتا ہوں۔ جناب سپیکر، میں کوئی بات نہیں کروں گا، میں نے پہلے بھی یہ تجاویز دی تھیں کہ دو حادثے ہوئے ہیں پچھلے دس سالوں میں ہمارے صوبے کے ساتھ۔ ایک بہت بڑا حادثہ 2005ء میں اور دوسرا بڑا حادثہ ہمارے ساتھ یہ ہوا ہے۔ جناب سپیکر، میری اس دن بھی تجاویز تھیں کہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب وزراء صاحبان، اس کے نوٹس لیا کریں جو بھی ممبر صاحب اچھی۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: وزراء صاحبان کچھ تو ہاؤس میں بیٹھے ہوئے فون پر بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جو تجاویز آ رہی ہیں، وہ آپ نوٹ کریں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ ابھی بھی دیکھیں کہ کچھ وزراء ہاؤس میں بیٹھے ہوئے فون پر باتیں کر رہے ہیں، آپ ذرا دیکھ لیں۔ جناب، مہربانی کر کے ابھی ان کو، پھر بھی آپ کی بات کا پتہ نہیں چلا جناب سپیکر، یہ ذرا دیکھ لیں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہدایت اللہ خان! یہ آئندہ کیلئے جس طرح اور اسمبلیوں میں تلاشی لی جاتی ہے، فون جمع کئے جاتے ہیں، یہ پریویلج آپ لوگوں سے لے لیا جائے گا۔ کبھی بھی Cellphone ادھر لانے کی کسی کو اجازت نہیں ہوگی اور آج سے وہ Cellphone blocker بھی لگوا دیئے جائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، Jammer لگوا دیں تا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تجاویز صرف دو منٹ میں دے دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: دو منٹ میں تجاویز دیں گے۔ جناب سپیکر، میں نے کہا تھا کہ دیکھیں، یہ بہت بڑا حادثہ ہوا ہے، ہمارے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا ہے، ہمارے صوبے کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے اور جناب سپیکر،

ڈونرز کے پیسے کے بغیر شاید ہمارا کام نہ چل سکے تو ڈونرز کے پیسے کیلئے ضروری ہے کہ ہمارے اوپر اعتماد بحال ہو۔ جناب سپیکر، میں نے کہا تھا کہ زلزلہ میں پیسہ آیا تھا چالیس ارب روپیہ، ہماری سکیمیں ابھی جاری تھیں جناب سپیکر، ان سکیموں کے اوپر جن کی منظوری ہو گئی ہے، بہت سے سکولز ہیں جن پہ جناب سپیکر، ابھی چھت بنی تھی، بہت سے روڈز تھیں جو شروع تھیں۔ جناب سپیکر، بہت سی سکیمیں تھیں جن کا آدھا کام ہو چکا تھا، 6927 سکیمیں ہزارہ ڈویژن اور دوسرے اضلاع میں، جہاں زلزلہ آیا تھا وہاں جاری تھیں۔ چالیس ارب روپیہ جناب سپیکر، وہاں سے اٹھا کر لے گئے، اب سکیموں کا وہاں قبرستان ہے اور یہ پیسہ جناب سپیکر، ڈونرز نے دیا تھا اس علاقے کے لوگوں کیلئے جہاں ایک رات میں کم و بیش نوے ہزار لوگوں کی Deaths ہو گئی تھیں۔ جناب سپیکر، اب ہماری حکومت سے ریکویسٹ ہے کہ وہ اپنا کیس فیڈرل گورنمنٹ سے ضرور لڑے تاکہ ڈونرز کو یقین ہو جائے کہ ابھی سیلاب کیلئے جو پیسہ آئے گا جناب سپیکر، وہ اپنے اپنے علاقوں میں لگے گا۔ اگر انہوں نے یہ چالیس ارب روپیہ واپس کر کے ان سکیموں پر کام شروع نہ کروایا تو جناب سپیکر، یہ سکیموں کا قبرستان ہو گا، یہ سکیموں کا قبرستان ہو گا اور ہمارے اوپر آئندہ آنے والے وقتوں میں کوئی آدمی یقین نہیں کریگا، لہذا میری حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ آپ کے اضلاع میں باہر کے ڈونرز کا پیسہ آیا ہوا تھا، سکیمیں جاری تھیں، 6927 سکیمیں پچھلے ایک سال سے بند کر دی گئی ہیں۔ جناب سپیکر، بہت سے سکولز تھے جن کو اسلئے گرایا گیا تھا کہ نئے سرے سے ہم سکولز بنائیں گے، اب نئے سرے سے وہ سکولز نہیں بن رہے۔ ہزاروں کے حساب سے بچے اب کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب، بہت سی روڈز اسلئے شروع کی گئی تھیں اور ایک آخری بات جو کہ ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر کہ 'ایرا' اور 'پیرا' کی جو دو ایجنسیاں بنائی گئی تھیں، ان کی اسٹیبلشمنٹ پہ نو ارب روپے کا خرچہ آیا اور یہاں انہوں نے کنسلٹنٹ ہائیر کیا تھا جس کو نیسپاک (NESPAK) کہتے تھے، سات ارب روپیہ جناب سپیکر، وہ فیس میں لے گئے لیکن جن سکیموں کیلئے آئے ہوئے تھے تو وہ سکیمیں آج بھی بے یار و مددگار پڑی ہوئی ہیں۔ میں یہ دکھ سے کہہ رہا ہوں کہ زلزلہ زدگان کے ساتھ جو سلوک ہوا ہے، وہ سیلاب زدگان کے ساتھ نہیں ہونا چاہیئے لہذا آج ہمیں بیٹھ کر حکومت کو یہ سیریس ایشو اٹھانا چاہیئے اور یہ جو چالیس ارب روپیہ فیڈرل گورنمنٹ نے 'ایرا' سے لے کر کسی اور ایجنسی کو دیئے ہیں تو جناب، یہ صوبے کی حکومت کا حق ہے کہ وہ اپنا کیس لڑے اور یہ پیسہ واپس لے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب، جناب انور خان صاحب۔ بابک صاحب! اس کا جواب آپ دینگے اور کچھ پلاننگ بھی کریں کیونکہ سکولوں کے گرنے اور یہ بہت سی وہ آ رہی ہیں کہ گورنمنٹ نے Solid کوئی منصوبہ بندی کی بھی ہے کہ نہیں؟ جی انور خان صاحب۔ سیکرٹری صاحب سے کوئی مشورہ لے لیں یا کچھ کر لیں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، دلته چه کوم سیلاب راغلے دے او په چارسده یا په نوښار کښے چه کومه تباهي شوے ده نو دا ښکاره خبره ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب کا مائیک آن کریں۔ تجاویز دے دیں، وزراء صاحبان نوٹس لے رہے ہیں تاکہ آپ کو جواب مل سکے۔ کوئی اچھی سی تجاویز دے دیں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: د کومے ورځ نه چه په 28 تاریخ چه کوم فلډ راغلے دے ، زمونږه دوه درے اهم مسئلے دی۔ یو زمونږ واټر چینلز، هلته ایریګیشن چینلز نشته دے ، سول چینلز دی۔ د هغه سول چینلز نه ففټي ففټي جی، پوره چینلز نه شي جوړیدے خو د هغے هیډز چه کوم سیلاب کټ کړی دی جی، زما اولنے ریکویسټ دا دے چه کوم سول چینلز کښے ، یو طرف ته خو سیلاب تباهي کړے ده او بل طرف ته د خلقو چه کوم ولاړ فصلونه دی، هغه د خشکئ نه تباه شوے دی جی نو که مونږ له پوره چینلز نه شي جوړیدے نو زمونږ چه د کوم سول چینلز هیډز کټ شوی دی جی نو مونږ له د فوراً هغه هیډز جوړ کړے شی نمبر ایک۔ نمبر دو خبره دا ده جی چه څومره ټینډرز شوی دی نو د نن ورځے پورے چه څومره ټینډرز شوی دی نو دا دواړه ایریګیشن چینلے دی، یو ایریګشن چینل ډوډبه او بل یو ایریګیشن چینل ګندیګار، دا روړه، تر اوسه پورے جی په هغے کښے ملبه پرته ده او هغه ټهیکیدار صاحب رانغلو تر اوسه پورے چه په هغے باندے ئے کار شروع کړے وے۔ جناب سپیکر، بله زمونږ د ټولو نه اهمه مسئله دا ده چه زمونږ یو طرف ته خلق Militancy وهلے وو، دویم ځل سیلاب راغے جی۔ اوس خو چه لږ څه بچ شوی دی، د غزانو په شکل کښے ، د لوبیا په شکل کښے یا نور داسے سبزی یا الوګان دی نو اول خو جی د باجوړ روډ بند وو، نه ئے راپریښودل، وائی چه دا زمونږ د سیکیورټي مسئله ده۔ اوس د چکدرے پل کهلاو شوے دے جی، باچا صالح خان هم دلته ناست دے ، زمونږ خلق ټول راغلی

دی او دغه ژړا فریاد کوی چه دلته کسټم والا، ایکسائز والا او پولیس ځائے په ځائے هغه ټرکونه اودروی او ورته وائی چه دا د افغانستان نه راغلی دی جی۔ زهٔ دا سوال کومه چه یو ټرک په درګئ کښے راروان دے، یو ټرک د سخاکوټ نه، د شیرګړه نه دلته پیښور ته په رنګ روډ او په موټر وے د مردان نه راروان دے نو جناب، د افغانستان بارډر خو سپین بولدک دے، یوسفزو دے یا براول بانډه ده جی او دوئ وائی چه نه دا د افغانستان نه راغلی دی نو دا څنګه کیدے شی چه هغه ځیزونه، اوس غزان د افغانستان نه څنګه راغلل؟ الوګان د افغانستان نه څنګه راغلل؟ دلته جی هغه خلق تنګوی نو زمونږ د خلقو دا غټه مسئله ده، دے باره کښے د حکومت مونږ سره څه مهربانی اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔

جناب وقاراحمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سوات سے وقار خان۔ایک ایک جگہ سے ایک ایک بولیں تاکہ پورے ڈویژن کے مسائل آپ بتادیں۔

جناب وقاراحمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: پورے ڈویژن سے ایک ایک بندہ بولیں جی۔

جناب وقاراحمد خان: زمونږه مسئله خو تقریباً د ایریګیشن خبره ده، څنګه چه انور خان صاحب اوکړه، نو زهٔ ستاسو مشکور یمه چه تاسو میټنګونه هم راغوښتی وو او منسټر صاحب ایشورنس هم ورکړے وو خو تر اوسه پورے هغه پیپر ورک روان دے او دا پته نه لګی چه دا ټینډرے به کله کیږی او سول چینلے به زمونږ کله بحالیږی؟ کوم فصلونه چه پاتے شوی دی، هغه بالکل په اخری سلګو کښے دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا واټر چینلز؟

جناب وقاراحمد خان: دا واټر چینلز دی، واړهٔ سول چینلز دی، وړے وړے ولے دی، په دے سلسله کښے خلقو ته ډیر تکلیف دے جی او یو ورسره په بعضے ځایونو کښے لږه بجلی پاتے ده چه هلته د بجلئ رسائی لا نه ده شوے، نو واپډا والا ته

هم پکار ده چه تاسو ورته څه هدایات جاري کړئ چه کوم ټایونه پاتے دی، په دے اپر سوات کښے عموماً او خصوصاً په مټه تحصیل کښے ځنے ټایونه پاتے دی چه هلته کښے د بجلئ مسئله هم ډیره زر حل کړی، خلقو ته تکلیف دے۔ ډیره مهربانی۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> سمیع اللہ علیزئی۔ایک ایک ڈویژن سے ایک ایک بندہ جی، بس۔ سمیع اللہ خان علیزئی۔

<u>جناب سمیع اللہ خان علیزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ-----

<u>جناب سپیکر:</u> سمیع اللہ خان کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب سمیع اللہ خان علیزئی:</u> ہمارا جو ڈی آئی خان ہے، وہ پورے صوبے کا فوڈ باسکٹ ہے اور ابھی جناب عالی،-----

(شور)

<u>جناب سمیع اللہ خان علیزئی:</u> ہمارا پورا اریگیشن سسٹم تباہ ہوا ہے اور ابھی تک سی آر بی سی کینال بھی چالو نہیں ہو سکا اور اس کے علاوہ ہمارے اریگیشن کے جو چینلز ہیں، وہ بھی چالو نہیں ہو سکے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم-----

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ سمیع اللہ خان پہلی مرتبہ بول رہے ہیں، ان کا مائیک آن کریں۔ جی، آن ہو گیا ہے۔

<u>جناب سمیع اللہ خان علیزئی:</u> اگر ہم شوگر کین کی فصل سے پیچھے چلے گئے۔ شوگر کین ابھی ہم کاشت نہیں کر سکتے، اس کا ٹائم گزر گیا ہے اور ابھی صرف اور صرف ہم Wheat کاشت کر سکتے ہیں، وہ بھی 15 اکتوبر سے لیکر 15 نومبر تک اور کسانوں کو جو مسائل پیش آ رہے ہیں، چونکہ پورا صوبہ ہمارا تباہ ہو گیا ہے، میرا اپنا ڈویژن پورا تباہ ہو گیا ہے، اگر ہم انہیں Wheat کا بیج یا چنے کا بیج Provide نہ کر سکے تو اریگیشن کی وجہ سے بھی پانی نہ ملنے کی وجہ سے، Wheat اور چنے کے بیج نہ ملنے کی وجہ سے ہم یہ فصل بھی کاشت نہیں کر سکیں گے جو کہ ہمارے لئے بڑا تباہ کن ہو گا تو سر، میں آپ کی توجہ ادھر مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں پورے ایوان سے بھی میں یہی گزارش کرونگا کہ ہمیں مثبت تجاویز دینی چاہئیں تاکہ ہم Wheat کی جو فصل ہے جو ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے، اس کو ہم بچالیں۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سی آر بی سی-----

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! تاسو د بنوں حوالے سره زما خیال دے خبره کوئ؟

قائد حزب اختلاف: او جی۔

جناب سپیکر: جی، خو لږ لږ اوواییٔ چه لږ بنه تجاویز راشی۔ بابک صاحب! دا جواب به څوک ورکوی؟ دا ډی آئی خان او دا واړهٔ واړهٔ۔ جی، شجاع صاحب! یہ لکھیں۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مننه۔ چونکه دا ډیره اهم ایشو ده او ما خو دا غوښتل چه په دے باندے ستاسو دوه درے ورځے دے هر یو ممبر ته وخت ورکړئ، لکه دا داسے نه ده جی چه مونږ ئے په جلدئ کښے ختم کړو، چونکه د دے دارومدار چه دے، یو خو بیرونی امداد دے، هغه به هم مونږ متوجه کول غواړو چه په څه طریقه باندے بیرونی دنیا متوجه کړو، بیا به مونږ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل کښے جی اکرم خان صاحب! دے باندے دوه درے ورځے مخکښے ډسکشن اوشو خو دے ممبرانو صاحبانو چه کوم تجاویز یا خبرے کړے وے کنه، هغے باندے دوئ څه عمل نه دے کړے۔ دا اوس د دوئ لږ ویښول دی چه د گورنمنټ سائډ چه کوم ضروری شے دے چه هغه اوس واخلو۔

قائد حزب اختلاف: په هغے باندے جی بیا دا ده چه مونږ داسے یو تجویز ورکړو چه د بیرونی دنیا او د خپلو خلقو اعتماد جوړ کړو، نه زمونږ د خپلو خلقو اعتماد شته او نه د ډونرز اعتماد شته جی۔ بله خبره دا ده جی چه ورسره ورسره یو خو دا نه ده چه زمونږ صرف کورونه وران شوی دی بلکه چه څومره ایگریکلچر لینډ دے، زمونږ هوټلنگ هغه ټول ورسره تباه شوے دے۔ ایگریکلچر کښے ضرورت دا دے چه اوس د غنمو وخت راغلے، راروان دے چه زمونږ گورنمنټ د تخم انتظام اوکړی، دا یو تجویز دے چه ایگریکلچر منسټر یا څوک د ځان سره نوټ کړی، تخم د خلقو ضرورت دے جی چه هغوی سره هیڅ قسم خپله سرمایه نشته۔ بل د

کهاد انتظام اوکړی، بله جی دا ده چه زمونږ څلور ډیپارټمنټ داسے دی چه ایګریکلچر ډیپارټمنټ، سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ، ایریګیشن ډیپارټمنټ چه په دیکښے مشینری ده او هر قسم مشینری په دیکښے Available ده چه په کومه ضلع کښے کومه مشینری ده، هغه هلته هغے خلقو ته مفت مهیا کړی، ډیزل هم ګورنمنټ ورته واچوی ځکه چه سمے زمکے وے جی او هغه زمکو کښے اوس دومره خټه راغلے ده چه هغے کښے غرونه ولاړ دی او په هغے کښے داسے خټه راغلے ده چه د هغے تهه چه تا بدل کړے نه وی، په هغے کښے پیداوار نه کیږی۔ نو چه د چا کور کښے روپۍ نشته، هغه به ډیزل د کوم ځائے نه راوړی؟ د چا کور کښے چه پیسے نشته، هغه به ټریکټر د چرته نه راولی؟ نو په دے بنیاد که تاسو دا هدایات اوکړئ او ګورنمنټ په دے باندے رضا وی چه په هره ضلع کښے د ګورنمنټ مشینری ده او چه په کومه ضلع کښے فلډ راغلے دے، په هغه ضلع کښے د هغه مشینری هم مفت ورکړی، هغے ته د ډیزلو انتظام اوکړی چه کومه زمکه کښے غرونه جوړ شوے دی چه هغه وران کړی او هغه بیا دوباره د کاشت کړی جی۔ دا که چرته جی اوشی نو اوس چه دا نوے فصل راځی نو د دے د پاره به خلق څه تیارے اوکړی۔ د هغے نه علاوه چه کومے نالے بندے دی او یا هلته چه کوم د خوړونو نه راتلل هغه بند دی، فوری طور چه زمونږ هغه مشینری اول د هغے نالو په صفایۍ باندے اولګی او هلته خلق ورسره تعاون اوکړی، لکه خلق زمونږ کوی، په بنوں کښے هم مونږ خلق راغونډ کړل او ګورنمنټ سره ئے مکمل تعاون اوکړو۔ زمونږ هم هلته چه کوم هیډز وران شوی دی دغفلت د وجه نه، نو په دے بنیاد باندے پکار دا ده چه دا هدایات د هرے محکمے ته لاړ شی۔ دویمه خبره دا ده چه وزیر اعلیٰ صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: احمد حسین شاہ صاحب! یہ بڑی اچھی تجاویز آرہی ہیں، اس کا جواب آپ کیلئے اس وقت ممکن نہیں ہوگا تو خالی نوٹ کریں کیونکہ یہ بہت Immediate چیزیں ہیں جو روزی کا مسئلہ ہے تو آپ Kindly خالی نوٹ کیا کریں، Monday کو آپ تفصیل سے جواب دینگے۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: او بل شے دا دے جی چه دلته پی ډی ایم اے یو لسټ جاری کړے دے او په هغے کښے تقریباً ټول هغه اضلاع دی چه د هغے سره مدد شوے دے، په دے باندے د هرے حلقے د ممبر تحفظات دی۔ زهٔ به د خپلے ضلعے خبره

اوکړم چه زما په ضلع کښے دوئ لیکلی دی چه مونږ درے سوه ټینټونه ئے ورکړی دی، چار سو کمبلے ورکړی دی او چار سو پلس شلټرز دی او چار هزار کمبلے دی جی۔ تاسو اوګورئ، دا لسټ به ستاسو سره هم وی جی، زهٔ چه دے اسمبلئ ته راوتم د چیمبر نه نو ما خپل ډی سی او ملاؤ کړو، ما ورته وئیل چه ډی سی او صاحب تا ته چرته صوبائی ګورنمنټ یا پی ډی ایم اے والا ځلور سوه شلټرز درکړی دی د پلاسټک؟ وئیل چه یو ئے هم نه دے راکړے، دا اوس ګهنټه مخکښے-----

جناب سپیکر: .My goodness، لاء منسټر صاحب! خصوصی نوټس واخلئ، دا پی ډی ایم اے خو به تاسو دغه کوئ جی۔

قائد حزب اختلاف: بیا مے ترے تپوس اوکړو چه چار هزار کمبلے دی، ډی سی او صاحب د پی ډی ایم اے چه کوم لسټ دے، په دیکښے ئے یو کمبل تا له درکړے دے؟ زما ډی سی او اوس ما ته اووئیل نیمه ګهنټه مخکښے چه یو کمبل هم ما ته نه دے ملاؤ، چار هزار کمبلے لیکی، آټھ سو' شیټس' لیکی، نور هم پکښے سامان دے۔ زهٔ به تجویز تاسو ته درکړمه جی او ګورنمنټ ته به ورکړمه چه ستاسو د هرے ضلعے چه کوم د صوبائی اسمبلئ ممبران دی، دلته جی اعتماد خلقو په دوئ باندے کړے دے، هغه که د ګورنمنټ ایم پی اے دے او که د اپوزیشن ممبر دے، دا د خلقو د پاره د عزت نخښه ده په خپله حلقه کښے، تاسو د ممبرانو کمیټی جوړه کړئ او دا ممبران چه کوم سامان تقسیم دے، دا د هغه خلقو نومونه چه چا ته ورکړے شوی دی، هغه خپل ووټر پیژنی، د ډی سی او او د صوبائی ممبر، د دوئ په حلقه کښے کمیټی جوړه کړئ د ګورنمنټ او ورسره د ایم پی اے، هر ایم پی اے د خپلے حلقے ته لاړ شی چه دا سامان د هغه ووټر ته ملاؤ شوے دے او که نه؟ او په دیکښے جی دومره بے قاعدګیانے شوے دی چه هغه بله ورځ زمونږ په بنوں کښے، ما ورته اووئیل چه هغه کورونه رااونیسئ چه بالکل مکمل تباه دی، نو ما د هغوی سره د خپل ځان د طرف نه لس لس زره د هر کور سره مدد کولو جی نو ما چه کله پیسے ورکولے هر یو کور ته د خپل ځان نه لس لس زره روپئ، په هغے کښے جی پټواریانو خپل ورونړه لیکلی وو او د پټواری هغه وران نه وو، پټواری صاحب ماما لیکلے وو، د هغه ماما کور ئے هم

نه وو وران، اوس که په دے بنیاد باندے چرته مونږه توجه ورنکړو او که چرته د دے صوبائی ممبرانو په هغے باندے چیک نه وی نو زما خیال دے چه په دیکښے به گورنمنټ ته ډیره زیاته بے عزتی رسی او چه کله مونږ چیک اینډ بیلنس جوړ کړو، تا ته به وفاقی حکومت هم پیسے درکوی، تا ته چه باقی ډونرز راځی نو هغوی به هم پیسے درکوی۔ اوس ټول خلق په دیکښے دی، که چرته اعتماد تاسو بحال کوئ، چوبیس اضلاع دی، د دے چوبیس اضلاع د گورنمنټ او اپوزیشن ممبران دی، دا هلته ډی سی او سره په کمیټئ کښے واچوئ، که امداد ملاویږی چه د دے ممبرانو په لاس ورته ملاؤ شی او که چرته چهاں بین وی نو د دے اختیار هم تاسو ورکړئ، بیا به ستاسو عوام هم مطمئن وی او که چرته ټینټونه راځی جی او ټینټونه هلته نه راځی او چرته کهجوری راځی دا سعودیه والا او هغه په بازار کښے خرخیږی او چرته د هغوی وی آئی پی ټینټونه راځی او د هغے په ځائے وی آئی پی ټینټس په ټوله صوبه کښے نه تقسیمیږی نو بیا به مونږ سره مدد څوک کوی جی؟ او په دے وخت کښے تاسو دا رپورټ هم راواخلئ چه د کومے کارخانے نه منرل واټر اغستے شوی دی، هغه په څومره تعداد کښے دی او هغه منرل واټر کومے ضلع ته تلی دی او هغه منرل واټر د چا په لاس باندے استعمال شوی دی؟ نو دا ټول څیزونه چه ورکوټی ورکوټی مونږه راواخلو نو زما یقین دے چه کله د دے هاؤس د ممبرانو هلته کښے مداخلت وی، په خپله حلقه کښے د دوئ نظر وی نو دے خپل ووټر پیژنی چه زما د ووټر کور وران دے او که نه؟ نه به څوک غلط شے اخلی او که چرته هلته د پټواریانو په لاس باندے شی، مرید کاظم صاحب انتهائی محنت کوی، زهٔ د دے اقرار کومه چه مرید کاظم صاحب په خپل ځان باندے مکمل کوشش دے، ما سره مرید کاظم صاحب پاتے شوے دے، زهٔ ئے پیژنم خو گوره ما هم کوشش کړے وو خو اصلاح مے اونکړله نو اوس په دے بنیاد باندے د دوئ اصلاح دا ده چه مونږه هر ایم پی اے ورته په سر کښینوؤ او هلته کښے دا لسټونه چه دی، دوئ به ډی سی او سره کښینی چه ما ته خپل ډی سی او وائی چه ما ته چار هزار کمبل کښے یو نشته دے او پی ډی ایم اے پرے ما ته لیکی چه ما چار هزار ورکړی دی او هغه وائی چه په آٹھ سو شلټرو کښے یو هم نه دے ملاؤ او دے ما ته لیکی، نو په دے بنیاد جی د دے معزز

ایوان وقار جوړ کړئ، دا په چیک اینډ بیلنس باندے اوکړئ جی۔ دویم تجویز زما دا دے چه زمونږ کوم بریجونه وران شوی دی، زمونږ چه هلته کښے کوم روډونه تباه شوی دی، که چرته مونږ ډیپارټمنټ ته ګورو، دا پی سی ون به راځی چرته شپږ میاشتو پس، تاسو د هرے ضلعے د ایریګیشن او سی اینډ ډبلیو ایکسیئن ته یوه هفته ورکړئ چه په یوه هفته کښے به تهٔ ما ته ټوټل پی سی ون راکوے، که هغه د سکول دے، که هغه د روډ دے، که هغه چینل دے چه د څه پی سی ون دے تهٔ به ما ته په دومره ورځو کښے راکوے، که هغه چینلز دی چه دا څه پی سی ون دے تهٔ ما ته په دومره ورځو کښے راکوے ځکه چه هغه د خپل ځان د پاره، چونکه د دے به ټینډر کیږی، دے شپه ورځ ځان مړ کوی خو دے به زر تا ته پی سی ون راوړی خو هغوی ته جی ټائم ورکول دی چه مونږ ورته Fix time ورکړو۔ د دے سره به جی یو خو مونږه هغه شے رااونیسو چه که چرته سرکاری افسر غفلت کړے دے، کوم ځائے کښے شے غلط تقسیم شوے دے او که مونږ په هغے کښے ځوک راااونیسو او پینځه کسان مونږ سزا کړل نو په بین الاقوامی دنیا کښے به زمونږ یو امیج جوړ شی چه چا چه غلطی کړے وه، هغوی ته سزا ملاؤ شوے ده۔ دومره بیرونی امداد جمع شوے دے، زهٔ خپله په عمره کښے وومه چه صرف سعودی ګورنمنټ کوم په اربونو باندے هلته کښے چنده کړے ده جی خو صرف په دے باندے ده چه هغه مونږ څنګه خرچ کړو؟ او دغه به ورته مونږه ثابتوؤ چه مونږ د دے قابل یو او په مونږ کښے دا قوت هم شته۔ هغه ډونرز هم په دیکښے شامل کړئ او دا ډونرز چه څوک راځی هغوی ته دا اوښایئ چه تاسو دومره پیسے راکړے دی، دا ستا پیسے دی او دا په دے باندے لګیدلی دی، نو زما به تاسو ته دا ګزارش وی چه ما خو صرف تجویزونه درکړل او چه کله تهٔ کمیټئ جوړے کړے په هره ضلع کښے بیا چه دلته کښے څوک خبرے کوی چه غلطیانے شوے دی، دا ټولے غلطیانے به هغه کمیټئ راوړی او د هرے ضلع د کمیټئ چه څوک مشر جوړوے، مونږ وایو چه زمونږ بنوں والا که تاسو څوک هم جوړوئ مشر ئے جوړ کړئ، عدنان خان جوړوئ، شیراعظم خان ئے جوړوئ خو هلته به دے راشی او د خپلے ضلع رپورټ به راوړی چه زما ضلعے ته دومره امداد راغلے وو او هغه دے کس ته ملاؤ شوے دے۔ دا سړے غلط لیکلے شوے وو او دا سړے چه دے،

دا ٹھیک دے ، نو دا زما گزارشات وو او ستا سو په وساطت باندے د حکومت نه طمع لرو چه مونږ د بنه نیت نه ځو تجویزونه ورکړی دی، که دوئ پرے عمل اوکړی نو د گورنمنټ به هم نیک نامی وی او په بین الاقوامی دنیا کښے چه زمونږ کوم امیج خراب شوے دے نو انشاء اللہ هغه به هم خدائے بنه کړی۔

جناب سپیکر: ابھی چونکہ جمعہ کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): محترم سپیکر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا باقاعدہ جواب Monday کو ملے گا، پیر کے دن آپ حکومت کی طرف سے، پیر کو، Monday کو۔۔۔۔۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب سپیکر! میں اس کا ایک مختصر سا جواب دے دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، ابھی نہیں ہو سکتا، ابھی ٹائم ختم ہو گیا، ابھی نہیں ہو سکتا۔ پیر کو، Monday کو مدلل جواب کے ساتھ۔۔۔۔۔

وزیر صنعت و حرفت: جناب سپیکر! میں اس کا ایک مختصر سا جواب دے دوں؟

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، مختصر جواب سے بات نہیں بنے گی۔ یہ پی ڈی ایم اے پہ جو الزام لگا ہے کہ انہوں نے کچھ سامان نہیں بھیجا، اس کی پوری تحقیق کی جائے اور جو واٹر کورسز ہیں، اس کی بھی کر لیں۔ نه دا اوس ځوک ځوک، دا تر ما بنامه پورے هم نه کیږی یا خو به ئے د شپے دولسو پورے چلوم، دویم شفټ غواړئ؟ د دوه بجو نه پس که بیا راځئ چه بیا راشو؟ دو بجے دوسرا سیشن بلا لیں دو بجے، ابھی نماز کا وقت ہے، ابھی میں ختم کر رہا ہوں، دو بجے یا Monday کو؟

آوازیں: جی، Monday کو۔

جناب سپیکر: دو بجے یا Monday کو؟

Voices: Ji, Monday, Monday.

جناب سپیکر: لیکن پورے جواب کے ساتھ گورنمنٹ آ جائے۔

The sitting is adjourned till 10:00 A.. M of Monday morning, October 4th 2010.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 4 اکتوبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)